رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

Regd No L 67

بِسمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۱۱ | ۱۱ ماہ اخاء ۱۳۴۱ ش | ۱۱ جمادی الاوّل ۱۳۸۲ھ | ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ راکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل عصر سے شام تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اعصابی بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ۔ ۶ راکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو کئی روز سے دردِ گردہ کی تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۹ راکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی پندرھویں کامیاب سالانہ کنونشن

امریکہ کے طول و عرض سے نمائندوں کی شرکت اہم دینی و تربیتی موضوعات پر تقاریر

(از مکرم احمد اللہ خاں صاحب ناظر مبلغ امریکہ)

ریاستہائے متحدہ امریکہ کی سالانہ پندرھویں کنونشن بتاریخ یکم و دو ستمبر بروز ہفتہ و اتوار ڈیٹن برگ (پنسلوینیا) کے مقام پر وائی ایم سی اے ہال میں انعقاد پذیر ہوئی اس کنونشن میں امریکہ کی مشرقی اور وسط مغربی علاقوں کی متعدد ریاستوں اور کینیڈا کی احمدی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مبلغ انچارج نے افتتاحی تقریر میں بتایا کہ ہمیں اس عظیم فریضہ کی طرف گہری توجہ مرکوز کرنی چاہیئے کہ ہم اسلام کا روح افزا پیغام اس ملک کے باشندوں تک وسیع طور پر پہنچائیں۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا آپ نے شرکت کرنے والے احباب کو فرمایا کہ جب تک آپ کی زندگیاں عملی لحاظ سے اسلام کی عکاسی نہ کرتی ہوں گی غیر مسلم اسلام کی اخلاقی تعلیم کو قلب سے قبول نہیں کریں گے خواہ وہ تعلیم انتہائی خوشنما الفاظ میں پیش کی گئی ہو۔ آپ نے فرمایا اگر آپ واقعی اپنے مقصد کے حصول کے خواہاں ہیں تو اپنے کام کے لئے متحد ہو جائیں اتحاد میں برکت کا مقولہ آج بھی اسی طرح صداقت کا حامل ہے جس طرح پہلے تھا۔

میزبان جماعت ڈیٹن برگ کے نمائندہ برادر ابوالکلام صاحب نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے دلی مسرت محسوس کرتے ہیں یقیناً مسرت آپ یہاں آکر محسوس کر رہے ہیں اس کنونشن کا مقصد اسلام احمدیت کو پروان چڑھانا ہے اہم سوال یہ نہیں کہ ہم کیا پاتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کن امور کی انجام دہی چاہتا ہے۔

ہم متحمل ذہن، کشادہ دل اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ مجبور ہو کر آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

کنونشن میں برادر محمد بشیر صاحب، عبد بشیر افضل صاحب، برادر منیر احمد صاحب، برادر خلیل محمود صاحب، برادر رشید احمد صاحب اور کئی دوسرے احباب نے تقاریر کیں۔

مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب آف سکندرآباد (بھارت) نے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے توحید کامل کی تشریح کی۔

کنونشن میں بجٹ پر بھی بحث ہوئی مالی رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ اشاعت و تقسیم لٹریچر کے متعلق بھی ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے عہدیداران کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا، مکرم جناب صوفی عبدالغفور صاحب کی تجویز پر مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب زعیم انصار اللہ منتخب ہوئے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سال کنونشن فلاڈلفیا کے مقام پر منعقد ہو۔

مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے نجات کے موضوع پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ انبیاء کی اتباع ذریعہ نجات ہے حضرت آدم سے لے کر آج تک اسی سنت الٰہی کا ظہور ہوتا چلا آیا ہے آج بھی نجات کے حصول کے لئے امام وقت کی اتباع ضروری ہے۔

عبدالقادر صاحب ضیغم نے تقدیر الٰہی کے موضوع پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ خاکسار نے "اسلام ہی پیشگوئیاں" اور دورِ حاضرہ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کنونشن میں امریکی نومسلموں کے علاوہ ہندوستان و پاکستان کے احباب کے علاوہ کینیڈا کے ایک مسلمان عرب ترنیا طوبہ نے بھی شرکت کی۔ آپ ٹورنٹو (کینیڈا) کے رسالہ "ورلڈ میگزین" کے ایڈیٹر تھے۔ آپ نے سلسلہ کی اسلام کی خاطر مساعی کو سراہا اور مجاہدین احمدیت کے ذریعہ مسلمان ہونے والے افراد کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ لوگ مجھ سے بہتر مسلمان ہیں۔

مکرم جناب صوفی عبدالغفور صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا:

آپ لوگوں نے ایک عظیم عہد کیا ہے آپ سے پیشتر بھی بعض لوگوں نے ایسا عہد باندھا انہوں نے اس عہد کو پسینہ اور خون ایک کر کے پورا کیا انہوں نے نئی قوموں کی بنیادیں رکھیں اور نئی مملکتوں کے معمار بنے اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک دستور پیش کیا آپ کو بھی اپنے پیش رو ان کے اس نمونہ کو سامنے رکھنا چاہیئے اسلام آپ کو تاریخ میں ایک پُر اعزاز مقام کی پیشکش کرتا ہے آپ نے اس مرتبہ سے فائدہ اٹھانا ہے اگر آپ واقعی لوگوں کی تکلیف سے نجات کے متمنی ہیں۔

میں اس موقعہ پر سفید فام امریکیوں کو بھی اس تازہ روحانی تجربہ میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں جو مسیح موعودؑ کے طفیل ہمیں نصیب ہوا۔ آج ہم ان زبوں حالی اور زخم خوردہ لوگوں کے دلوں میں ایک نئی عالمی اخوت کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ایسی اخوت جو رنگ و نسل کے تعصب سے پاک ہے۔ ایک ایسا سماج جو ہر حال خدا کو مقدم رکھتا ہے تاکہ اس طرح بنی نوع انسان کی ہمدردی اور جذبہ خیر سگالی فروغ پائے۔

مسلمانوں میں سفید، سیاہ، سرخ ہر رنگ کے لوگ شامل ہیں۔ ہم آپ کو ایک نئے سوشل نظام میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ ٹوٹے دلوں کو جوڑنے اور زخم خوردہ عزت کو بحال کرنے میں ہمارا ساتھ دیجئے۔

مکرم جناب صوفی صاحب کے اس خطاب کے بعد کنونشن کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔

اس کنونشن کے متعلق اخبارات پٹس برگ گزٹ، پٹس برگ کوریئر، پٹس برگ پوسٹ پریس، بیلمن ڈیلی کلینڈ، جینگس ٹاؤن ونڈیکیٹر نے نوٹس شائع کئے۔

قادیان میں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء منعقد ہوگا

احباب کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر منظور فرمائی ہیں اس طرح احباب ریلوے کے رعایتی کرایہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور پاسپورٹ قادیان کے بعد ربوہ کے جلسہ میں بھی شمولیت کا موقعہ پا سکتے ہیں۔

احباب ابھی سے جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے امرتسر آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

دسہرہ - اور - اس سے چند سبق

دسہرہ شری رامچندر جی کی اپنے مخالف راون پر عظیم الشان فتح کی یادگار ہے۔ اس تہوار سے کئی روز قبل ہی رام لیلا کی شکل ڈراموں کے رنگ میں سٹیج کر کے اور اس کے واقعات کو عملی طریق پر پیش کر کے منایا جاتا ہے۔ نہیں معلوم کہ دسہرہ منانے کا یہ طریق ہمارے ہندو بھائیوں میں کب سے رائج چلا آتا ہے۔ لیکن ہر سال ہی اس کا اعادہ بڑے جوش و خروش اور عقیدت و محبت کے انداز میں کیا جاتا ہے۔ اور پھر دسہرہ کے مخصوص دن میں ہندوستان کے بعض علاقوں میں تو راون کے عبرتناک انجام کو تصویری زبان میں بھی پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ روایات کے مطابق راون کے پتلے کے دس سر بنائے جاتے ہیں۔ اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق اس پتلے کی جسامت اور تیاری پر وقت اور سامان خرچ کیا جاتا ہے ـــ اور اس ساری تقریب کا اختتام شری رامچندر جی اور راون کی فوجوں کے باہمی مقابلہ کے بعد راون کے پتلے کو نذر آتش کر دینے کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ منظر قابل دید ہونے کے ساتھ باعث عبرت بھی ہوتا ہے!!

اس ہفتہ دسہرہ کی یہ تقریب منائی گئی اور ہندوستان کی ایک خاص آبادی نے اس کو دیکھا اور اس سے کسی نہ کسی رنگ میں دلچسپی لی۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ ایسی تقریب ہے جس کی پرانی تاریخ سینکڑوں سالوں میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس سے اس تقریب کے اغراض و مقاصد اور اس کی عظمت و اہمیت کا کسی قدر اندازہ ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے ضرور کچھ اہم باتیں ہیں جنہیں قدرت الٰہیہ نسلاً بعد نسل لوگوں کے ذہنوں میں اس تقریب کے رنگ میں منتقل کرتی چلی آ رہی ہے۔ ورنہ اس قدر لمبا تسلسل قائم نہ رہتا!!

سب سے پہلے تو نہایت واضح رنگ میں یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ظاہری سامانوں کی فراوانی اور دنیوی علوم میں مہارت، جب روحانی قوت اور خدا رسیدگی کے مقابلہ آتی ہے تو ہیچ محض ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہندو روایات کے مطابق راون سرزمین لنکا کا خود مختار راجہ تھا۔ جس کی فوجیں بے شمار ہو [illegible] اور سامان حرب سے لیس تھیں اور خود راون بھی بڑا قابل حکمران بیان کیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ اُسے چاروں وید اچھی طرح یاد تھے۔ مگر ظاہرا طور پر عالم و فاضل ہونے کے باوجود بھی روحانیت سے تہی دست تھا یہی وجہ ہے کہ جب اس نے اپنے زمانہ کے مقدس بندے کا مقابلہ کیا تو نہ اُس کا ذاتی علم اُسے کچھ فائدہ پہنچا سکا اور نہ اُس کے مادی سامان اُس کی حفاظت کر سکے۔ خدا کے طاقتور ہاتھ نے ایک بظاہر کمزور انسان کے ذریعہ اُسے تباہ و برباد کر کے بعد میں آنے والوں کے لئے اُسے عبرت کا سامان بنا دیا!!

ـــ جس طرح ہر زمانہ کے روحانی وجودوں کے مقابلہ کے لئے ابنائے دُنیا اُٹھے اور اگرچہ ان کے حملوں کی ابتداء بڑی ہی دہشت ناک رہی اور کچھ وقت تک بڑا غلغلہ برپا رہا مگر نتیجہ کمزوروں کے ساتھ تائید الٰہی کے ذریعہ ظاہر ہوا اور طاقتوروں نے عبرتناک طور پر ہلاکت و بربادی کا منہ دیکھا۔

راون کے ساتھ شری رامچندر جی کی اس تاریخی لڑائی کی وجہ جو بات بنی وہ بھی کچھ کم اہم نہیں ـــ کہانی بتاتی ہے کہ رامچندر جی کی غیر حاضری میں راون نے آپ کی پاکدامن رفیقۂ حیات پر نہ صرف دست درازی کی کوشش کی بلکہ موقعہ پا کر انہیں اغوا کر کے لے گیا ـــ!! اس پر استری جاتی کی عزت اور اس کے ناموس کے قیام کے لئے وہ گراں بہا قربانیاں دی گئیں کہ باوجود امتداد زمانہ کے تاریخ انہیں فراموش نہیں کر سکی ہے؟

جیسا کہ اوپر بیان ہوا دسہرہ کی آمد آمد پر بھارت کے بیشتر مقامات میں دو گونہ سی سرگرمیوں میں ایک غیر معمولی حرارت سی پیدا ہوتی ہے اور تاریخ مقررہ سے کئی کئی روز پہلے ہی رام لیلا کے پروگرام شروع ہو جاتے ہیں۔ ان میں کوئی رام کا پارٹ ادا کرتا ہے کوئی سیتا اور لچھمن جی کا اور اس طرح ساری کہانی کا گویا عملی مظاہرہ اور اعادہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اصل اصل ہے اور نقل نقل پھر بھی ڈرامہ کے کردار کے ساتھ گہرے رنگ میں عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کیا یہ اُس فطرتی آواز کے تقاضے کو پورا کرنے کا وہ نامکمل سا پہلو نہیں جس کے ذریعہ انسان کو ہمیشہ روحانی طاقتوں کو جھنجھوڑا جاتا ہے کہ دیکھو ہر زمانہ کے راون اور رامچندر جی الگ الگ ہوتے ہیں اور گو ان کے جسم اور شکل و شباہت میں فرق نظر آتا ہے۔ لیکن ہر دو کا جذبہ ان سب میں کام کرتا ہے وہ ایک ہی ہوتا ہے۔ بدی کے مقابلہ میں نیکی کی توفیق غلبہ پاتی ہے اور باوجود ایک وقت تک بدی کی بالادستی اور بڑی شہرت کے بالآخر نیکی کی فتح ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے زمانہ کے کامل وجود کی تلاش میں رہے جسے سچی روحانیت سے سرفراز کیا گیا ہو اور اُس کی خاطر قادر و توانا خدا کے قادرانہ معجزات ظاہر ہوتے ہوں وہ خود بھی نور ہو اور اس سے تعلق پیدا کرنے والے بھی روحانی بصیرت سے فیض یاب ہو چکے ہوں ـــ!! درحقیقت یہی ہے کہ جب سے یہ دنیا معرض وجود میں آئی اور حضرت انسان اس میں آباد ہو۔ روحانی رہنماؤں کا سلسلہ برابر قائم رہا اور جب تک ان کے اندر خطا اور بگاڑ کا مادہ قائم ہے۔ مصلحین اور ریفارمروں کا آنا بھی کبھی ختم نہیں ہو سکتا ـــ جو شخص اس اصولی بات سے انکار کرتا ہے وہ فطرت انسانی کی کمزوریوں سے جان بوجھ کر آنکھ بند کر لیتا ہے۔ حالانکہ ان ہی پر قابو پانے کے لئے خالق فطرت نے مصلحین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جب کہ حضرت کرشن جی مہاراج کی زبان سے کہا گیا وہ وعدہ اس بات کی صحت پر بہت بڑی ضمانت ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ

"جب کبھی دھرم کا ناش ہونے لگتا ہے اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے تب ہی میں اوتار دھارن کیا کرتا ہوں۔" (گیتا)

پس جس صورت میں کہ ہمارے ہم وطن ہر سال ہی دسہرہ کا تہوار اس رنگ میں منا کر ایسی باتوں کی یاد تازہ کرتے ہیں کیا ہمارا فرض نہیں کہ ان تہواروں سے حاصل ہونے والے سبق پر دھیان دیں اور سچی روحانیت کی تلاش اور اس کی جستجو میں لگ جائیں۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ وہ خدا جس نے ہر زمانہ میں انسان کی جسمانی پرورش کے سامان کئے اُس نے اس کی روحانی غذا کو بھی کسی وقت نظر انداز نہیں کیا اور ہم اس بات کے اظہار میں بہت ہی خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں کہ خداوند رحیم و کریم نے ہمارے اس زمانہ کو بھی اس بڑی نعمت سے خالی نہیں رہنے دیا بلکہ اسی ملک ہند میں اور قادیان کی مقدس بستی میں اپنے ایک برگزیدہ بندے کو بھیج کر اپنے اُس وعدہ کو پورا کر دیا جو ہر مذہب والوں کو کسی نہ کسی رنگ میں دیا گیا تھا ـــ! اس لئے خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس پہلو سے آنے والے کے دعوے پر غور کرتا ہے اور اپنی روحانیت کو کامل بنانے کے لئے کچھ عملی قدم اُٹھاتا ہے!!

یوم التبلیغ

۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو منایا جائے

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اس سال جیسا کہ شروع سال میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ یوم التبلیغ مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار منایا جائے گا۔ نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ جملہ جماعتوں کے افراد اس دن اپنے بقیہ کاموں سے فارغ ہو کر سارا دن تبلیغ میں صرف کریں گے بڑی جماعتوں کو وفود کی صورت میں پروگرام مرتب کرنا چاہیئے اور مؤثر رنگ میں تبلیغ حق کا فریضہ ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں ادا کرنا چاہیئے۔

جن جماعتوں میں تقسیم کے لئے لٹریچر نہ ہو وہ اولین فرصت میں نظارت ہذا سے منگوا لیں۔ ازاں بعد اس کی رپورٹ دفتر نظارت دعوت و تبلیغ میں جلد بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کے عقائد

رقم فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی حقیقی تصویر عقائد و اعمال کے لحاظ سے اس کے آئینہ میں دیکھی جاسکتی ہے جو لوگ حقیقت الامر کی جستجو اور حق کے پہچاننے کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ سلسلہ کی باتیں سن کر اور اس کا لٹریچر مطالعہ کر کے نہ صرف ان باتوں کو درست پاتے ہیں بلکہ فی زمانہ اسلام کی صحیح خدمات میں عملی حصہ لینے کے لئے وہ خود بھی حلقہ بگوش احمدیت ہو جانے میں قلبی فرحت محسوس کرتے ہیں خدا کے فضل سے یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔ اس لئے بعض مخالفین باعث جماعت احمدیہ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے جماعت کے متعلق شدید قسم کی غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک پرانی تقریر ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ حق پسند افراد اس کو بغور مطالعہ کریں گے۔ (ادارہ)

ہمارے عقائد جن کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مختصر سا نقشہ ہمارے مذہب کا ذہن میں کھینچ سکتے ہیں یہ ہے:۔

اللہ تعالیٰ

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے اور ایک ہے وہ اُن تمام صفات سے متصف ہے جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

ملائکۃ اللہ

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ملائکۃ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور انسانوں سے علیحدہ ہیں۔ خیالی یا وہمی وجود نہیں بلکہ حقیقتاً وہ ایسی ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مادی اسباب کی آخری کڑی کے طور پر مقرر فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے عالم مخلوقات میں ایک ایسی حرکت پیدا کرتے ہیں جو مختلف مدارج طے کرنے کے بعد وہ نتائج پیدا کر دیتی ہے جن کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔

کلام الٰہی

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کلام نازل کیا کرتا ہے۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے جس کی حد بندی کرنے کی ہم کوئی وجہ نہیں پاتے خواہ لاکھوں اور کروڑوں خواہ اربوں سال ہوں تبھی سے خدا تعالیٰ اپنے خاص خاص بندوں سے دنیا کی رہنمائی کے لئے کلام کرتا چلا آیا ہے۔ اب بھی کرتا ہے اور آئندہ کرتا رہے گا۔

قرآن کریم

ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ کلام الٰہی کئی اقسام کا ہے۔ ایک قسم شریعت یعنی ایسا کلام جو شریعت کا حامل ہوتا ہے اور ایک قسم امر ہدایت ہوتی ہے یعنی کلام شریعت کی تفسیر اس کے ذریعہ کی جاتی ہے اور اس کے سچے معنے بتائے جاتے ہیں اور لوگوں کو حقیقی راستہ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے خواہ وہ اس کلام کے حامل کے ذریعہ سے دنیا کو بتایا گیا ہو اور ایک قسم الہام کی یہ ہے کہ اس کی غرض وثوق اور یقین دلانا ہوتی ہے۔ پھر ایک قسم الہام کی یہ ہے کہ اس میں اظہار محبت مدنظر ہوتا ہے اور ایک قسم الہام کی یہ ہے کہ اس میں تنبیہہ مدنظر ہوتی ہے۔ اور اس قسم کا کلام کافروں اور مشرکوں پر بھی نازل ہو جاتا ہے ہمارا یقین ہے کہ کلام شریعت اس موجودہ دنیا کے لئے قرآن کریم پر ختم ہو چکا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ کامل شریعت کی آخری کڑی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قرآن کریم کے بعد کوئی شرعی کتاب خدا کی طرف سے نازل نہیں ہو سکتی اور نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی مبعوث ہو سکتا ہے جو کوئی نیا حکم شریعت کا دے یا کسی مٹے ہوئے حکم کو نئے طور پر دنیا میں قائم کرے۔ یعنی نہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ شریعت میں کوئی تبدیلی کرے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ پچھلے کلام کا کوئی حکم جو منسوخ ہو چکا ہو۔ کسی نئے نبی کے ذریعہ سے قائم ہو۔

انبیاء علیہم السلام

پھر ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً دنیا کی ہدایت کے لئے بعض انسانوں کو جو اس کے کلام کے حامل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں اور جو لوگوں کے لئے نمونہ بننے کی طاقت رکھتے ہیں اپنے کلام سے مشرف کر کے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کرتا رہا ہے۔ جو کہ کبھی تو کلام شریعت لے کر دنیا میں آتے ہیں اور کبھی صرف ہدایت ہی لے کر آتے ہیں خود ان پر کوئی ایسا کلام نازل نہیں ہوتا جس میں کوئی نیا حکم ہو۔

غیر شرعی نبی

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ دوسری قسم کے نبی جو شریعت نہیں لاتے اور صرف پہلی شریعت کی تفسیر اور تشریح کرنے کیلئے نازل ہوتے ہیں وہ ایسے زمانہ میں نازل ہوتے ہیں جب کہ اختلافات، روحانیت سے بُعد، خدا تعالیٰ سے دوری، تقویٰ کی کمی اور نیکی کا فقدان کلام شریعت کے صحیح معنے کرنے کی قابلیت اُس وقت کے لوگوں سے مٹا دیتا ہے۔ اور اگر کسی امر میں لوگ معنے دریافت بھی کریں تو اس قدر اختلاف آراء ہو چکا ہوتا ہے کہ کسی شخص کو یقین اور تسلی نہیں ہو سکتی کہ یہ معنے درست ہیں۔ اور جب کہ خدا تعالیٰ کی طاقت اور قدرت لوگوں کی نظروں سے بالکل مخفی ہو جاتی ہے۔ اس کا وجود قصوں اور روایتوں میں محدود ہو جاتا ہے۔ اور اس کے تازہ بتازہ جلوے دنیا میں نہیں آتے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان بھیجا جاتا ہے۔ جو کلام الٰہی کی صحیح تفسیر جو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے لوگوں تک پہنچا دیتا ہے اور تازہ نشانات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جلوے کو ظاہر کرتا ہے جس سے وہ ایمان جو درحقیقت ایک کوڑی کے ایمان کے برابر حقیقت نہیں رکھتا۔ یقین اور وثوق کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا آنا

ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اُمت کی اصلاح اور درستی کے لئے ضرورت کے موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا۔ اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ قرآن کریم اور احادیث میں اس زمانہ کی نسبت خصوصیت کے ساتھ پیشگوئی کی گئی تھی کہ اس وقت جب کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے صرف الفاظ ہی تو موجود ہوں گے۔ لیکن لوگوں کے قلوب اس سے مفقود ہو جائیں گے اور بلحاظ ایمان اور یقین کے وہ ثریا

"ہمارا مذہب"

کلمات طیبات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضور فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔

غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے۔ وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔"

(ایام الصلح ص ۸۶، ۸۷ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

پر چل جاوے گی آپ ہی کی اُمت میں سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو پھر قرآن کریم کی حقیقت لوگوں پر ظاہر کرے گا اور اُن ایمانوں کو تازہ کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص موعود ظاہر ہو چکا ہے اور اُن کا نام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بتائی ہوئی ہدایت اور آپ سے پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپ مسیح موعود تھے جن کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے عیسائیت کے فتنہ کو پاش پاش کرے گا۔ اور آپ مہدی موعود تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی ہے اور آپ کرشن اور دوسرے بزرگ جو مختلف اقوام میں آئے اُن کے مثیل تھے جن ناموں کے ذریعہ آپ نے ان قوموں کو اسلام کی طرف لانا ہے آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے تکمیلِ اشاعت کا کام کرنا ہے اور وہ کر رہا ہے۔

مامور کا ماننا

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے اُس پر ایمان لانا اور اُس کا ساتھ دینا اور اُس کی جماعت میں داخل ہونا ضروری ہے ورنہ وہ غرض دنیا میں مفقود ہو جاتی ہے جس کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور آیا کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کے مامور کی جماعت میں داخل ہونا ضروری نہ ہو تو جیسا قرآن سے ظاہر ہے کہ نبی کی مخالفت اس وقت کے بڑے لوگوں کی طرف سے ضروری ہے کسی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایک غیر ضروری کام کے لئے ساری دنیا کی مخالفت سہیڑے تبھی ایک جماعت اس مقصد کو سنبھال کر کھڑی ہو سکتی ہے کہ وہ اسکی تائید کرے گی اور اس کے کام کو دنیا میں پھیلائے گی جب کہ وہ سمجھتی ہو کہ بغیر اس کے حکم خدا تعالےٰ کی رضاء کو حاصل نہیں کر سکتے بس وہ دنیا کی اشد ترین مخالفت کو جب سے بڑھ کر اور مخالفت نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔

دُعا

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

جزا و سزا

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر انسان جب مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کے مطابق اللہ اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اس

خود میں جس کو قبر کا زمانہ کہتے ہیں مگر جس سے مراد مٹی کی قبر نہیں بلکہ اس سے مراد وہ خاص مقام ہے جس میں مردوں کی ارواح رکھی جاتی ہیں۔ اور اس وقت ابھی جزا و سزا ملے گی جب یہ قبر کا زمانہ ختم ہو جائے گا اور حشر کبیر کا زمانہ شروع ہو جائے گا۔

رحمتِ الٰہی

ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سب صفات کے ساتھ اپنا اثر ظاہر کرتی ہے اور اس کی رحمت عظیم کے ماتحت آخر ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام کے تمام بنی نوع انسان خواہ کیسا ہی بدی اور بدکاری اور کیسے ہی فسق اور کفر میں شرک یا دہریت میں مبتلا ہوں ان کو اس کی رحمت اپنے اندر سمیٹ لے گی اور بالآخر وہ بات جو انسان کی پیدائش کے وقت خدا نے ان سے کہی پوری ہو جائے گی یعنی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ تمام کے تمام اس کے عبد بن سے اور اس کے عبادت گذار ہو جائیں گے۔ ہر شخص اپنے درجے کے مطابق بدلہ پائے گا۔ نہ کسی کی کوئی نیکی ضائع ہوگی اور نہ کسی کی بدی ضائع ہوگی۔ نادان سے سمجھتا ہے کہ آخر میں جب دوزخ کے سلسلہ کو مٹا دیا جائیگا تو پھر سزا کاہے کی ہوئی۔ دنیا میں ہزاروں لوگوں کو سزا ملتی ہے پھر وہ چھوٹ جاتے ہیں مگر وہ سزا ہی کہلاتی ہے۔ دوزخ کی سزا تو اپنے زمانہ کی وسعت میں اتنی ہے کہ اس کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو قرآن کریم میں ابدا کے لفظ سے ذکر کرتا ہے یعنی ہمیشہ گویا اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ وہ ختم ہونے والی ہوگی تو کون شخص اپنے پر اتنی لمبی سزا برداشت کر سکے۔ پھر اس سے زیادہ کیا سزا ہو سکتی ہے کہ ایک خدا تعالےٰ کا نافرمان اس وقت جب کہ اُس کے بھائی قربِ الٰہی کے میدان میں دوڑ رہے ہوں گے۔ اور آناً فاناً روحانیت میں ترقی کر رہے ہوں گے وہ اپنی گناہ آلود روح دوزخ کی آگ میں صاف کر رہا ہوگا۔ کسی گھوڑ دوڑ کے سوار سے پوچھو کہ اس کو دوڑاتے وقت روک لیا جائے اور بعد میں چھوڑا جائے تو اس کو کتنا صدمہ پہنچتا ہے۔

رویتِ الٰہی

ہمارا یہ یقین اور وثوق ہے کہ انسانی روح ترقی کرتے کرتے اپنے اس مرتبے کو حاصل کرے گی جب کہ اسکی طاقتیں موجودہ طاقتوں کی نسبت اتنی زیادہ ہونگی کہ اُسے ایک نیا وجود کہا جا سکتا ہے یعنی

چونکہ وہ اسی روح کی نشو ونما ہوگی اس لئے اس کا نام بھی ہوگا جو اس کو اب اس دنیا میں حاصل ہے۔ اُس وقت روح اس قابل ہو جائے گی کہ اللہ تعالےٰ کے ایسے جلوے کو دیکھے اور ایسی رویت اس کو حاصل ہو کہ باوجود اس کے کہ وہ حقیقی رویت نہ ہوگی مگر پھر بھی اس دنیا کے مقابلہ میں رویت اور یہ دنیا اس کے مقابلہ میں حجاب کہلانے کی مستحق ہوگی۔

نبوت اور کلام کا سلسلہ جاری ہے

ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں اللہ تعالےٰ نے صرف یہودیوں میں نبوت کا سلسلہ مخصوص کیا ہوا ہے اور باوجود قرآن شریف کی متعدد آیات کی موجودگی کے وہ باقی تمام قوموں کو خدا اور اس کے نبیوں سے محروم رکھتے ہیں۔ پھر ہمیں ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ ان کا خیال ہے کہ خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر قسم کے کلام کو روک دیا ہے۔ حالانکہ کلام شریعت کے سوا کسی قسم کا کلام رکنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کلام شریعت کے کامل ہو جانے سے کلام ہدایت اور کلام تفسیر کی ضرورت معدوم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اگر کلام شریعت آ سکتا ہے تو پھر کسی پہلے کلام شریعت کے مخفی ہو جانے پر چنداں حرج نہیں لیکن اگر کلام شریعت آنا بند ہو جائے تو اس کی تفسیر میں جیسی جیسی متضاد خیالات بیان کئے ہوتے ہیں۔ کلام الٰہی تو یقین اور وثوق کے لئے آتا ہے۔ امور مذہبی میں بھی اگر شک اور شبہ ہی باقی رہا تو نجات کہاں سے حاصل ہوگی

اُمتِ محمدیہ سے مامور

پھر ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت اصلاح کے لئے موسوی سلسلہ کے مسیح کو آسمان سے نازل کیا جائے گا اور ہم کہتے ہیں کہ باہر سے کسی آدمی کے منگوانے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک ہوتی ہے جب کہ آپ ہی کے شاگرد اور آپ ہی سے فیض یافتہ انسان اُمت کی اصلاح کا کام کر سکتے ہیں تو باہر سے آدمی کے لانے کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اب کسی ایسے آدمی کے آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے دین اور مذہب کامل ہو چکا ہے اب اسی قسم کے مامور کی ضرورت نہیں جو اُمتِ محمدیہ سے نہ ہو۔

ضرورتِ مصلح

پھر ہمیں ان لوگوں سے یہ بھی اختلاف ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ مامور کے آنے کی غرض محض شریعت کا لانا نہیں ہوتا بلکہ جیسا کہ بتایا گیا ہے کلام الٰہی کی صحیح تفسیر اور یقین اور وثوق کا پیدا کرنا ہوتا ہے اور اپنے نمونہ سے لوگوں کی اصلاح کرنا اس کا کام ہوتا ہے۔ شریعت کے حاصل ہو جانے سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو جاتی صرف اس صورت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر قسم کے مامور کی ضرورت باطل ہو سکتی ہے۔ جب کہ اُمتِ محمدیہ میں کسی قسم کا فساد پیدا ہی نہ ہوتا لیکن ذرا بھی کوئی شخص آنکھ کھول کر دیکھے تو چاروں طرف اس کو فساد نظر آئے گا۔ پھر کیسے تعجب کی حماقت کی بات ہے کہ لوگ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بیماری تو ہوگی لیکن آپ کے بعد کوئی طبیب نہیں ہوگا۔ اگر بیماری ہوگی تو طبیب بھی ضرور ہوگا۔ اگر طبیب نہیں آنا تو بیماری بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر مسلمانوں کی مذہبی، اخلاقی اور روحانی کمزوری تو اب اندھوں کو بھی نظر آرہی ہے۔

معارفِ قرآن کریم

پھر ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں قرآن شریف اپنے معارف اور مطالب ہمیشہ ظاہر کرتا رہتا ہے مگر ہمارے مخالف یہ کہتے ہیں کہ سب معارف پہلے لوگوں پر ختم ہو گئے اب یہ کلام نعوذ باللہ اُس ہڈی کی طرح ہے جس سے سارا گوشت نوچ لیا گیا ہو تعجب ہے دنیا کے پردے پر تو نئے علوم نکلیں مگر خدا کے کلام سے کوئی نیا نکتہ نہ نکلے۔

خدا تعالےٰ دعائیں سنتا ہے

پھر ہمارا یہ اختلاف ہے کہ ہم لوگ اس بات پر یقین اور وثوق رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کی دعائیں سنتا ہے مگر یہ لوگ ان باتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

نشانات

پھر ہم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان شاء اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنی قدرت کے نشانات اب بھی ظاہر کرتا ہے جو قرآن شریف میں اُس نے بتائی ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین کے دو گروہ ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو کہتا ہے کہ اس کی تعلیم کے زمانہ میں ایسی باتیں ہمت کو رہا ہو وہ سمجھ گروہ۔ وہ جو یہ سمجھتا ہے کہ اب تعلیم کے زمانہ میں یہ باتیں ختم ہو گئیں اور دوسرا گروہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی قدرت نمائی تبھی ہو سکتی ہے جب کہ وہ اپنے مقرر کردہ قوانین کو بھی توڑ دے اور اپنی سنت

کے خلاف کرے۔ اس وجہ سے وہ ایسی باتیں دنیا میں دیکھنی چاہتے ہیں جن کی نسبت خود خدا فرماتا ہے کہ میں ایسا نہیں کرتا۔ وہ لوگ عالم کہلاتے ہوئے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ چونکہ خدا قادر ہے اس لئے وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ) حالانکہ وہ نہیں سمجھتے کہ جھوٹ بولنا تو کمزوری کی علامت ہے۔ یہ ان کے نزدیک قدرت کی عجیب دلیل ہے کہ چونکہ وہ کمزور ہے اس لئے وہ قادر نہیں۔

اسلام کی ترقی

اسی طرح ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ یہ لوگ اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اسلام کو بھلا دیا ہے۔ اور اس لئے ان کو ترقی کرنے کے لئے ایسی کوشش کی ضرورت ہے جس میں شریعت اور اس کی ہدایت کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن ہم لوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی پہلے اسلام کو قائم کیا اور اب بھی وہی قائم کرے گا اور ہم اس کے وعدوں کی وجہ سے مایوس نہیں۔

البعث بعد الموت

ہمارا ان لوگوں سے یہ اختلاف ہے کہ ہم البعث بعد الموت کے متعلق یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس زندگی میں انسان نئی طاقتوں کے ساتھ مبعوث کیا جاتا ہے وہ اسی روح میں سے اور اسی انسان کے بعض ذرات میں سے نشو ونما پاکر اس حالت کو حاصل کرتا ہے لیکن یہی ذرات ... اس حالت کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن یہی ذرات، اور یہی جسم وہاں نہیں جاتا۔ لیکن ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ ہم اس عقیدہ کی وجہ سے حشر اجساد کے قائل نہیں۔

جنت کی نعمتیں

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ جنت کی نعمتیں بعینہٖ اسی رنگ میں ظاہر ہوں گی۔ جس رنگ میں قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہاں کا عالم ہی اور ہے۔ اس لئے جس مادے کی چیزیں یہاں ہیں اس مادے کی چیزیں وہاں نہیں ہوں گی۔ مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ اس عقیدے کی وجہ سے ہم جنت کے منکر ہو گئے۔

دوزخ

ہم یقین رکھتے ہیں کہ دوزخ ایک آگ ہے۔ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس دنیا کی آگ کی قسم سے نہیں جلد وہ اس آگ سے کئی باتوں میں متفاوت ہے وہ اپنی سختی میں اس سے بہت زیادہ ہے اور وہ انسان کے قلب کو صاف کر سکتی ہے مگر یہ آگ قلب کو صاف نہیں کرتی۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں ہم اس عقیدہ کی وجہ سے دوزخ کے منکر ہو گئے ہیں۔

ابدی عذاب

ہمارا یہ یقین ہے کہ آخر اپنی سزائیں کو بھگت کر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو پانے کی قابلیت حاصل کر کے انسان دوزخ میں سے نکالے جا کر جنت میں داخل کئے جائیں گے اور سب کے سب آخر خدا تعالیٰ کی نعمت کے وارث ہو جائیں گے ہمارے مخالف کہتے ہیں ہم اس کی وجہ سے ہم ابدی عذاب کے منکر ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ خدا کی رحمت کو چھوڑ کر یہ ان کے ابدی عذاب کو کیا کریں۔

قرآن کریم کی تفسیر

یہ تو اصولی باتیں ہیں جن میں ہمیں دوسرے لوگوں سے اختلاف ہے۔ قرآن کریم کی آیات کی تفسیر میں انہیں اصول کے ماتحت پھر ایک وسیع خلیج ہمارے اور ان کے درمیان واقع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی تنگ حوصلگی کے ماتحت قرآن کریم کے معنے کرتے ہیں۔ لیکن ہم قرآن کریم کو الہام کی روشنی میں دیکھتے ہیں

(منقول از اخبار الفضل مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۲۵ء)

برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے متعلق میرا نوٹ

اور اس پر ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کا خط

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

چند دن ہوئے الفضل میں میرا ایک نوٹ شائع ہوا تھا جس میں میں نے برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی اور ضمناً تحدیث بالنعمت کے طور پر یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو علامتیں بیان کی گئی تھیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب پوری ہو چکی ہیں۔ اس پر جماعت کے بعض دوستوں میں شکر کے جذبات پیدا ہونے کی بجائے فکر کے جذبات پیدا ہوئے ہیں جو میرا مقصد نہیں تھا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق جماعت میں شکر کے جذبات پیدا ہوں اور دوسری طرف دعا کی تحریک بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خلافتِ ثانیہ کی برکات کو لمبا کرے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

"یعنی اگر تم میری نعمتوں پر شکر کرو گے تو میں اپنی نعمتوں کو بڑھاؤں گا":

میرے اس نوٹ کے تعلق میں ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کا مجھے ایک خط موصول ہوا ہے جو دوستوں کی اطلاع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں ہمشیرہ صاحبہ اپنے خط میں لکھتی ہیں کہ:۔

"آپ کا مضمون برکات خلافت کے قیام کے لئے دعاؤں پر زور دینے کے بارہ میں پڑھا عجیب بات ہے کہ یہی اشارہ اور اسی مضمون پر گزشتہ سال کی بیچ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ پر میں نے کچھ کہا تھا۔ کیونکہ میں نے ایک بار محسوس کیا کہ بعض لوگ حضرت بھائی صاحب خلیفۃ المسیح ایدہ کی موجودہ علالت کو بے وقت اور ان کے کاموں اور ان کے متعلق پیشگوئیوں کو ابھی تک کامل طور پر پورا شدہ نہیں سمجھتے سو ان کی غلطی ہے کیونکہ حقیقتاً پوری ہو چکی ہیں۔ مسلسل یہ تقاضا کہ مجھے اس مضمون پر بولنا پڑا اور قلب میں کیسے میں بار بار یہی چلی گئی۔ اس تقریر کے متعلق مجھے جو یاد رہا اس کو اب تک الفضل میں بھجوانے کا ارادہ تھا مگر آپ کا مضمون آ گیا اور اس کی ضرورت نہیں رہی۔

سو یہی وہ نتیجہ تھا جس سے جو میرے نوٹ پر جماعت کے مخلصوں کے دلوں میں پیدا ہونا چاہیئے تھا یعنی شکر اور پھر فکر اور پھر مزید شکر اور دعا اور پھر دعا اور پھر دعا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۲ء

منقولات

سیلاب — یا — قہرِ الٰہی کا منظر

ماہ ستمبر کے آخری عشرہ میں جو زور دار مسلسل بارشوں سے علاقہ مشرقی پنجاب میں بیشتر مقامات میں سیلاب کی صورت پیدا ہوئی اور اس کے نتیجہ میں جو تباہی آئی اس کے بارہ میں روزنامہ پرتاپ جالندھر کے ایڈیٹر کی قلم سے چشم دید حالات کا تذکرہ یقیناً باعثِ عبرت ہے۔ مورخہ ۳۰ ستمبر کی اشاعت میں ایک نوٹ کے سلسلہ میں لکھا ہے:۔

"پچھلے چند دنوں میں مجھے جالندھر اور دہلی کے درمیان کافی گھومنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے قہرِ الٰہی کا منظر دیکھا ہے۔ جو اس صوبہ میں نازل ہوا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا انسانی دماغ کی طاقت سے باہر ہے۔ اخبارات میں بہت کچھ شائع ہو چکا ہے۔ لیکن وہ اُن کا عشر عشیر بھی نہیں جو وہاں جا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ بعض اضلاع میں تو ایسا نظر آتا ہے کہ قدرت نے کوئی انتقام لیا ہے۔ اور وہ بھی ایسا جس کی مثال اس صوبہ کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہزار ہا مربع میل زمین کا پانی کے نیچے آ جانا۔ اور فصلوں کا تباہ ہو جانا اتنی بڑی بات نہیں تھی کہ لاکھوں لوگوں کا بے گھر ہو جانا آپ کرنال، انبالہ، بھٹنڈہ، فیروزپور وغیرہ کے دیہات میں جائیں۔ آپ کو لاکھوں لوگ ایسے ملیں گے جو اپنے بال بچوں کو لئے سڑکوں پر بیٹھے ہیں۔ جن کے پاس اپنا سر چھپانے کو ایک چھوٹی سی جھونپڑی ہوا کرتی تھی آج وہ اس سیلاب کی بھینٹ ہو گئی ہے ان میں سے بعض کے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں کہ رات کے وقت اپنے بچوں کے جسم پر ڈال کر انہیں سردی سے بچا سکیں۔ انبالہ کا بلدیو نگر کیمپ ایک بھیانک منظر پیش کرتا ہے۔ اس کے بارہ ہزار باشندے آج حیران و پریشان ہیں کہ وہ کدھر جائیں اور کیا کریں۔ ان کے پاس رہنے کو مکان اور پہننے کو کپڑا نہیں کھانے کو نوالہ نہیں۔ ان میں سے اکثر مزدوری یا چھوٹی موٹی دکانداری کے ذریعہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ ان کی زندگی کا جو بھی سرمایہ تھا وہ یہ سیلاب بہا کر لے گیا ہے۔ اور ان میں سے کئی جو آج سے ۱۵ برس پہلے شرنارتھی بنے تھے آج پھر شرنارتھی ہو گئے ہیں۔"

(پرتاپ جالندھر ۳۰/۹/۶۲)

کون بڑا کیا گیا اور کون چھوٹا

اخبار پیغام صلح لاہور کا اعترافِ حق

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لوگوں کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ

"میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک بظاہر بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۲۳)

لاہوری فریق کی طرف سے اس امر کا اظہار کیا جاتا رہا ہے کہ ان کے فریق کے پیشرو حضرات جماعت میں وہ مقام رکھتے تھے جو قادیانی جماعت کے پیشرو حضرات کا نہ تھا۔ ان سے ان کا مدعا یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو حضرت اقدس علیہ السلام کے اس مذکورہ کشف کے مطابق حق پر ثابت کریں وہ کہا کرتے تھے کہ وہ جماعت میں بڑے تھے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان اور ان کے ساتھی چھوٹے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اختلاف کے رونما ہونے پر چھوٹوں کو لاہور سے جا کر قوم کا لیڈر بنا کر بٹھا دیا۔ اور قادیان والوں کو ان کے مقام سے گرا کر چھوٹا کر دیا۔ لہٰذا لاہوری فریق حق پر اور قادیانی جماعت ناحق پر ہے مگر یہ ان کی طرف سے سراسر حق پوشی تھی۔ لاہوری فریق کے اکابر قادیان میں نظام سلسلہ پر چھائے ہوئے تھے۔ جو کچھ تھے وہی تھے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ اور ان کے ساتھیوں کو وہ مقام حاصل نہ تھا جو کہ لاہوری "اکابر" و "اہل الرائے" حضرات کو حاصل تھا چنانچہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری کی ایک تحریر سے اس حقیقت کا اظہار قبل ازیں ہو چکا ہوا ہے۔ انہوں نے جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو اکابر و اہل الرائے قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"ہنگامہ فقط اس بات کا تھا کہ جو کچھ ہو فوراً ہو جائے۔ سوچنے اور غور کرنے اور تمام اکابر اور اہل الرائے لوگوں کو جمع ہونے کا موقع ہی نہ دیا جائے۔"

پھر لکھا ہے کہ

"میاں صاحب کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ میں نے مولوی محمد علی صاحب کو نواب محمد علی خاں صاحب کے کمرہ میں بلوایا اور کہا کہ تم ایسا کرو اور ویسا نہ کرو وغیرہ وغیرہ ابھی میاں صاحب کی اتنی شان پیدا نہ ہوئی تھی۔"

(مراۃ الاختلاف صفحہ ۲)

بہرحال ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس امر کا اظہار کھلے لفظوں میں کیا ہے کہ ان کے ساتھی اکابر اور اہل الرائے تھے اور حضرت امام جماعت احمدیہ جو اس وقت میاں صاحب کہلاتے تھے کوئی وقعت نہ رکھتے تھے۔ ان کی ابھی یہ حیثیت نہ تھی کہ وہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو کسی بات کیلئے بلا سکتے۔

رہی یہ بات کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جناب مولوی محمد علی صاحب کو نہیں بلایا تھا اس کے متعلق خود بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے اسی ٹریکٹ میں صفحہ ۱ پر یہ لکھ کر اس کی تردید کر دی ہوئی ہے کہ "مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر میاں صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو نواب محمد علی خاں صاحب کے ایک کمرہ میں بلوا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا نہ کریں۔" آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:-

"اصل حقیقت اتنی ہے کہ مولوی نور الدین صاحب کی وفات کے بعد قریب شام کے مولوی محمد علی صاحب معہ چار احباب کے نواب محمد علی خاں صاحب کے مکان کی طرف اس امر میں بات چیت کرنے گئے۔"

(ایضاً صفحہ ۲)

بہرحال ڈاکٹر صاحب نے اپنی جماعت کے اکابر کو اہل الرائے اور قادیانی حضرات کو غیر اہل الرائے اور نااہل قرار دیا ہے اسی طرح یہ امر بھی لاہوری حضرات کی طرف سے کئی دفعہ ظاہر کیا گیا تھا کہ امام جماعت ایک بچہ ہے۔ اور ایک بچہ کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور دینا نادانی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بچہ قرار دیتے ہوئے مبائعین کے خلاف ان لوگوں نے لکھا تھا کہ

"وہ ایک بچہ کے دائمی غلام بن گئے ہیں ان کی اپنی رائے وغیرہ کچھ بھی باقی نہیں رہی۔"

(پیغام صلح ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

اسی طرح لکھا تھا کہ

"بتاؤ کہ آپ کا جانشین ایک مغضوب شدہ کم عمر اور کم تجربہ غیر مامور جوان ہے اکثر کے سامنے طفل مکتب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا کس قطار اور شمار میں ہیں۔"

اسی طرح لکھا تھا کہ

"پچیس سالہ نوجوان بچہ کم عمر کم تجربہ۔ جو ابھی رشد کو بھی نہیں پہنچا۔"

(انکشاف حقیقت از خواجہ صاحب صفحہ ۴۲)

نیز لکھا تھا کہ:-

"۲۵ سالہ نوجوان کے ہاتھ میں قوم کی قیادت دینا خطرناک ہے۔"

(پیغام صلح ۱۱ مئی ۱۹۲۷ء)

مگر اس "بچہ" کے مقابلہ میں ناکامی پر ناکامی اور بار بار نامرادی کا منہ دیکھ کر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسی ٹریکٹ میں ۱۹۲۷ء میں لکھتے ہیں:-

"میاں صاحب کا دماغ تو سیاست میں ید طولیٰ رکھتا ہی تھا۔ . . . . . انہوں نے فوراً ایک جماعت بنائی جس کے آپ لیڈر بن گئے اور روز بروز اس جماعت کو مضبوط کرتے چلے گئے۔ انصار اللہ اس کا نام رکھا اس کے ذریعہ تمام جماعتوں میں اپنی سیاست اور خلافت کا جال بچھا دیا۔"

(مراۃ الاختلاف صفحہ ۱)

غرضیکہ جس شخص کو نادان نوجوان۔ ناتجربہ کار۔ کم عمر بچہ قرار دیتے دیتے ان کے ہونٹ خشک ہونے لگے تھے۔ آخر زمانہ کے تھپیڑے کھا کے مجبور ہو کر اس بات کا اقرار کر لیے گئے کہ اس نے تمام "اہل الرائے" "اکابر" کی بزرگی کو ڈھیلا کر دیا اور ان کی ایک نہ چلنے دی۔

ایک تازہ حوالہ

اب میں اخبار پیغام صلح لاہور سے ایک تازہ حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ خلافت ثانیہ سے قبل لاہوری فریق کے افراد بڑے تھے اور ان کے مقابلہ میں جو لوگ تھے وہ چھوٹے تھے۔ پیغام صلح مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۳ میں ہمارے خلاف ایک مضمون دیا گیا ہے جس کی تمہید میں لکھا ہے کہ

"۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کے بڑوں اور چھوٹوں میں چند مسائل وجہ اختلاف بن گئے گو جماعت کے سمجھدار اور دیندار اکابر نے چھوٹوں کو بہت سمجھایا بجھایا مگر ان کی ایک نہ مانی گئی۔"

مگر وہ

"اپنے ان عزیزوں کے لئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا رہے کہ با خدا ان کو جنگی عقل ابھی خام ہے عقل و خرد عطا فرما۔"

پس پیغام صلح لاہور نے اس بارہ میں الہام کے مطابق چھوٹے اور بڑے کے الفاظ استعمال کر کے خود ہی اعتراف حقیقت کر لیا کہ قادیانی جماعت کے پیشرو حضرات چھوٹے تھے اور لاہوری فریق کے پیشرو حضرات بڑے۔ اکابر اور اہل الرائے تھے۔ اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا کشف کے مطابق ضروری تھا کہ بڑے چھوٹے اور چھوٹے بڑے کئے جاتے۔ سو خدا تعالیٰ نے ایسا کر کے حق و باطل میں فرق کر دیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ لاہوری فریق کے پیشرو حضرات ناحق پر اور قادیانی جماعت کے پیشرو حضرات حق پر ہیں۔

لہٰذا لاہوری جماعت کو چاہئے کہ اس حقیقت کے ظاہر ہو جانے کے بعد جلد از جلد اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے توبہ کر کے قادیانی جماعت میں شمولیت اختیار کر لیں تاکہ حضرت اقدس علیہ السلام کا وہ الہام بھی پورا ہو جائے جس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے اطلاع دی تھی کہ یجمعھم اللہ جمیعاً۔ اسی میں ان کی سعادت ہے ورنہ انہیں اپنی اس فتنہ بازی کا خمیازہ ضرور بھگتنا ہے۔ چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ظاہری طور پر اس وقت کوئی خاص پوزیشن حاصل نہ تھی۔ اسلئے لاہوری فریق کی ٹھوکر کے پیش نظر حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کو ہوشیار کرنے کیلئے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر الوصیت میں یہ تحریر فرما دیا تھا کہ

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا (باقی صفحہ ۸ پر)

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی تفصیلی رُوداد

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے نومسلم اصحاب کے علاوہ متعدد ممالک کے مسلمانوں کی شرکت

ملک کے طول و عرض میں اِس خانۂ خدا کی تعمیر کا چرچا

(از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ انچارج سوئٹزرلینڈ)

تقدیر الٰہی کا کرشمہ

دنیا میں بے شک تقدیر اور تدبیر دونوں الٰہی قانون جاری ہیں۔ لیکن مجھے اپنی زندگی میں تقدیر اس طرح تدبیر پر حاوی نظر آئی ہے۔ گویا تدبیر کا وجود ہی نہیں۔ سوئٹزرلینڈ میں مبلغ مقرر کئے جانے کا خیال میرے دماغ کے کسی گوشے میں بھی نہ آ سکتا تھا لیکن تقدیر یہاں لے آئی۔ اور پھر وہم میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی … کے ہاتھوں مسجد زیورک کا سنگِ بنیاد رکھا جائے گا۔ غیر متوقع طور پر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے دستِ مبارک سے اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جانا محض تقدیرِ الٰہی کا ایک کرشمہ ہے۔

عاجز نے یہاں سخت ناسازگار حالات میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ کام شروع کیا۔ اور جملہ مراحل یکے بعد دیگرے محض اس کے کرم سے سرانجام پا گئے۔ حتیٰ کہ مسجد کے پلاٹ پر کام شروع کرنے کا دن آ گیا۔ میں نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سے درخواست کی تھی کہ وہ خود سنگِ بنیاد کے لئے تشریف لائیں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا کہ میرے لئے امسال یورپ آنا ممکن نہیں۔ آپ خود ہی بنیاد رکھ لیں۔ میں نے پھر اپنی اس شدید خواہش کا اظہار کیا کہ مسجد کی بنیاد ایسے ہاتھوں سے رکھی جائے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دوہرا تعلق ہو۔ نہ صرف یہ کہ روحانی طور پر کا خادم ہو بلکہ جسمانی طور پر بھی حضور کے برگ و بار میں سے ہو۔ سنگِ بنیاد رکھنے کا وقت قریب آ رہا تھا کوئی انتظام نہ ہونے کے باوجود قلب کو اطمینان تھا کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی جناب سے سامان پیدا کر دے گا۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے درخواست

اچانک ایک دن مکرم امام صاحب مسجد لنڈن چوہدری رحمت خان صاحب کا مکتوب گرامی آیا جس میں حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تشریف آوری کا ذکر تھا۔ یہ خبر غیر متوقع اور خوشکن تھی کہ اس کے سچا ہونے پر یقین نہ آتا تھا۔ میں نے یہ خط اہلیہ کو دیا انہوں نے بھی پڑھ کر تعجب کا اظہار کیا۔ خاکسار نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں بذریعہ تار یورپ تشریف آوری پر خوش آمدید عرض کیا۔ اور مسجد زیورک کا سنگِ بنیاد رکھنے کی درخواست کی۔ آپ نے کمالِ شفقت سے اسے منظور فرمایا اور تحریر فرمایا کہ وہ اسے بڑی سعادت سمجھتی ہیں۔

میں نے سوئٹزرلینڈ کے تمام احمدی احباب سے جن میں سے اکثر زیورک سے باہر رہتے ہیں رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ اس تقریب میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ آسٹریا کے احمدیوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اخبارات اور نیوز ایجنسیوں سے بھی رابطہ قائم کیا۔ علاوہ ازیں جماعت کے احباب کے علاوہ زیورک یا اس کے نواح میں مقیم مختلف ممالک کے مسلمانوں … … … کو بھی اس تاریخی تقریب میں مدعو کیا۔ اس موقعہ پر پریس کے لئے جرمن زبان میں ایک تفصیلی بیان تیار کیا گیا۔ اسی دوران حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ اور محترم صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کے پیغامات بھی موصول ہو گئے ان کا بھی جرمن ترجمہ تیار کروایا گیا۔

زیورک میں تشریف آوری

حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ حسبِ پروگرام مورخہ ۲۴ اگست بروز جمعہ پونے بارہ بجے ڈنمارک سے محترمہ صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ تشریف لائیں۔ ہوائی اڈہ پر صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب مع بیگم صاحبہ کے موجود تھے جو ایک دن قبل ہمبرگ پہنچ گئے تھے۔ ایئرپورٹ پر پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔

زیورک کے باشندوں کے لئے پیغام

طے شدہ پروگرام کے مطابق اسی روز … بجے ایک نیوز ایجنسی نے ایک خاتون کو ٹیپ ریکارڈ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ کا انٹرویو ریکارڈ کرنے کے لئے بھجوایا۔ حضرت بیگم صاحبہ کی زبانِ مبارک سے اس خاتون نے مختلف سوالات کئے اور حضرت بیگم صاحبہ نے جواب ریکارڈ کرنے کے بعد عزیزہ امۃ المجید بنت چوہدری عبد اللطیف صاحب امام مسجد ہمبرگ نے اس کا جرمن ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ بھی ریکارڈ کیا گیا۔

حضرت بیگم صاحبہ نے اپنے بیان میں فرمایا کہ سوئس لوگوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں اور ہمارے مبلغ مشتاق احمد صاحب باجوہ سے رابطہ پیدا کر کے لٹریچر حاصل کریں۔ اس کی اولین سعادت نیوز ایجنسی کے مینیجر کو حاصل ہوئی۔ اس نے فوراً فون کیا کہ میں لٹریچر دیکھنا چاہتا ہوں مجھے بھجوایا جائے۔ چنانچہ بذریعہ ڈاک اسے لٹریچر بھجوا دیا گیا۔ حضرت بیگم صاحبہ کا یہ انٹرویو زیورک کے ایک اخبار میں من و عن شائع ہوا۔

سنگِ بنیاد رکھنے کا مرحلہ

۲۵ اگست کو ساڑھے دس بجے صبح مسجد کی بنیاد کا وقت مقرر تھا۔ صبح اُٹھے تو مطلع ابر آلود تھا۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ خاکسار صبح ہی وہاں پہنچ گیا۔ کیونکہ بعض دوست جو باہر سے آ رہے تھے ان سے مسجد کے قریبی ایک ریسٹوران میں ہی ملاقات کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ خاکسار بعض احباب و خواتین کے ہمراہ پلاٹ پر مہمانوں کا منتظر تھا کہ بارش میں کچھ اضافہ ہو گیا۔ اس اثناء میں حضرت بیگم صاحبہ کے ریسٹوران میں تشریف لے آنے کی اطلاع موصول ہوئی۔ اب کافی دوست جمع ہو چکے تھے۔ برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بھی ہمبرگ سے پہنچ گئے تھے۔ آپ کی بڑی خواہش تھی کہ اس مبارک تقریب میں شریک ہوں۔ حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں درخواست بھجوائی گئی کہ اب تشریف لے آویں چند منٹ میں آپ کی کار آ گئی۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھولا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترمہ صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب۔ عزیزہ امۃ المجید اور اہلیہ ام کی معیت میں اتریں۔ یہ نظارہ سوئس آنکھوں کے لئے عجیب تھا۔ یہی فوٹو گرافروں کے بھر حرکت میں آ گئے۔

سب سے پہلے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی جانب سے السلام علیکم اور خوش آمدید عرض کرنے کے لئے ہماری نومسلم بہن فاطمہ ہولرشو آگے بڑھیں اور ان سے مصافحہ کے بعد پھول پیش کئے۔ ان کے ساتھ دوسری نومسلم بہن مس جمیلہ سوسترنک تھی۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی دونوں کے ہمراہ سٹیج کی طرف تشریف لے گئیں چند منٹ وہاں خواتین کے ساتھ ٹھہرنے کے بعد خاص طور پر تیار شدہ سیڑھیوں کے ذریعہ نیچے بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئیں۔ خاکسار آپ کے ہمراہ تھا۔ ایک بالٹی میں سیمنٹ تیار رکھا تھا۔ میں نے آپ کی خدمت میں مسجد مبارک کی وہ اینٹ جو سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے دعا کے بعد ربوہ سے بھجوائی گئی ہوئی تھی پیش کی۔ آپ نے اس پر سیمنٹ لگایا اور دعا کے ساتھ بنیاد میں رکھ دی۔ پھر اس کے اوپر تھوڑا سا سیمنٹ لگایا۔ خاکسار نے اس کے بعد مزید پلستر لگا کر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی لخت جگر اور مبشرہ صاحبزادی کے دستِ مبارک کی رکھی ہوئی بنیاد کو محفوظ کر دیا۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ سیڑھیوں پر سے ہوتی ہوئیں اوپر سٹیج پر تشریف لائیں۔ خاکسار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادِ کعبہ کے موقع کی دعائیں تلاوت کیں۔ سوئس ریڈیو کا نمائندہ اس کارروائی کو ریکارڈ کرنے آیا ہوا تھا اس نے اپنا مائیک میرے سامنے رکھ دیا۔ ہمارے نومسلم بھائی محمد شفیق جانسن جو اس تقریب کے لئے لمبا سفر کر کے آئے تھے ان کا جرمن ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت بیگم صاحبہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا فرمائی۔ اور پھر برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ سنایا اور آخر میں خاکسار نے حضرت بیگم صاحبہ اور حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی۔ اس طرح یہ تاریخی تقریب انجام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب قدرت تھی کہ حضرت بیگم صاحبہ کی آمد سے قبل بارش ہو رہی تھی لیکن اس تقریب کے آغاز کے ساتھ ہی بارش بالکل رک گئی۔ حضرت بیگم صاحبہ اپنے قافلہ سمیت مشن ہاؤس تشریف لے گئیں اور باقی احباب و خواتین جن میں سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے احمدی بہن بھائیوں کے علاوہ مختلف ممالک کے مسلمان بھی موجود تھے۔ ریسٹوران میں تشریف لے گئے۔ یہاں پر ریڈیو کے نمائندہ نے بعض سوالات دریافت کئے برادرم لطیف صاحب نے ان کے جوابات ریکارڈ کروائے۔

مسجد کے پلاٹ کے ساتھ جلد سازی کی ایک بہت بڑی فرم کا کارخانہ ہے۔ اس کے ڈائریکٹر نے ۲۳ اگست کو جب خاکسار عزیزوں کے ہمراہ پلاٹ پر بنیاد کی سکیم تیار کر رہا تھا آ کر ملاقات کی۔ اور ہمیں خوش آمدید کہا اور اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ اس کے علاوہ اس نے ایک خوبصورت مضبوط البم تیار کروایا۔ اس البم کو اس تاریخی تقریب

میں شریک ہوئے والے احباب وخواتین کی یاد محفوظ رکھنے کے لئے دستخطوں کے واسطے استعمال کیا گیا۔

گرجا کے بالمقابل مسجد

۲۵ر کی شام کو جب ریڈیو نے ہماری اس مسجد کے افتتاح کی خبر نشر کی تو اس کے ساتھ ہی ایک پادری کا مسجد کے بارہ میں تبصرہ بھی براڈ کاسٹ کیا گیا۔ ایک نو مسلم خاتون نے اس بارہ میں اپنا تاثر دیتے ہوئے بتایا کہ اس پادری کی آواز کی لرزش سے اس کی سراسیمگی ہویدا تھی۔ اس نے کہا کہ میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ عین گرجا کے سامنے کیوں مسجد بنائی جا رہی ہے!

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے جس میں کسی انسانی تدبیر کا دخل نہ تھا۔ اتفاق سے ہمیں مسجد کے لئے پلاٹ ایسی جگہ ملا ہے جو عین گرجا کے سامنے ہے مسجد خدائے واحد کا گھر ہے اور اس سے پانچوں وقت اس کی توحید کی منادی ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل مسیحی گرجا تثلیث کا مرکز ہے۔ ان کے ایک دوسرے کے مقابل پر ہونے سے تصویری زبان میں توحید وتثلیث کے مقابلہ کا اظہار ہے اور یہی چیز ہے جس کو سوئٹزرلینڈ میں فطری طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں کے سوالات ان کے اسی احساس کے آئینہ دار ہیں۔

پریس میں خبر کی وسیع اشاعت

سوئیس پریس نے اس واقعہ کو غیر معمولی اہمیت دی ہے ملک کے ایک سرے سے دوسرے تک جرمن فرنچ اور اطالوی زبان کے اخبارات نے یہ خبر شائع کی۔ بعض نے تبصرہ بھی کیا ہے اور بعض نے مضمون لکھے ہیں بعض اخبارات نے تقریب کی تصاویر شائع کی ہیں۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۷ ایسے اخبارات یا ان کے تراشے موصول ہو چکے ہیں۔ جن میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ الحمدللہ۔

پریس کے نقطۂ نظر سے سوئیس کے لئے اس خبر کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ اخبار مشہور ومعروف ZURCHER WOCHE جو زیورک کا اپنی نوعیت اور اثر کے لحاظ سے بہت وسیع ۲۴ صفحات کا ہفت روزہ ہے۔ ۲ر اگست کو اس بنا پر میرا انٹرویو لیا کہ شہر کے عام لوگوں میں اسلام اور جماعت کے متعلق کوائف معلوم کرنے کی جستجو پیدا ہو گئی ہے۔ یہ انٹرویو ۲۱ر اگست کے پرچہ میں شائع ہوا۔ یہ اخبار ہر ہفتہ نیلے رنگ میں شائع ہونے پر پاسپورٹ بھی ٹھہرتا ہے جس میں اس ہفتہ

کے پرچہ کے مضامین کے عنوان دیئے ہوتے ہیں تا لوگوں میں اس کو خریدنے کے لئے کشش پیدا ہو۔ یہ پوسٹر تمام ٹراموں اور بسوں میں لٹک رہا ہوتا ہے۔ اور اس اخبار کے بیچنے والے ایجنٹ اپنی دوکانوں کے باہر نمایاں جگہ پر اسے لگاتے ہیں۔ ۱۳ر اگست کو یہ پوسٹر زیورک میں تمام جگہوں پر ایک ہفتہ کے لئے لگا دیا گیا اس پوسٹر کا پہلا جلی عنوان یہ تھا "زیورک میں مسجد کیوں؟"

اس مسجد کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے ایک کے اس موقع پر بنفس نفیس سوئٹزرلینڈ پہنچ جانا اور اپنے دست مبارک سے یورپ کے اس امیر ترین اور حسین ترین خطہ میں جسے بعض "قلب یورپ" کہتے ہیں مسجد کی بنیاد رکھنا نہ صرف زیورک یا سوئٹزرلینڈ کے عوام کے لئے ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف مسجد کی اس اینٹ وکنکریٹ کی عمارت کو شایان شان طریق پر مکمل کریں اور فرنش کریں۔ بلکہ اس کو ہمیشہ نمازیوں سے آباد رکھیں اور اسے اسلام کی تبلیغ واشاعت کے ایک موثر مرکز کے طور پر قائم رکھنے کی سعی کریں جس کے لئے طویل اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔

حضرت بیگم صاحبہ محترمہ نے اپنے ایک نوٹ میں تحریر فرمایا:-

"...... بنیاد کے تعلق کی بنا پر مجھ پر ایسی ذمہ داری محسوس ہو رہی ہے جیسے میرے ہی کاندھوں پر بوجھ ہے"

جو ذمہ داری ہمارے پیارے آقا کی صاحبزادی پر بنیاد رکھنے سے عائد ہوتی ہے ہم سب احمدی اپنے آقا سے تعلق کی نسبت سے اس میں شریک ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے باحسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے بہت نکتہ سنج طبیعت بخشی ہے آپ نے اس موقع پر یہ دعا تحریر فرمائی ہے:-

"اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کے سنگ بنیاد رکھنے کو مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے اور ہمیشہ کے نام کی طرح اس مسجد کو یورپ کے اسلام کے لئے محافظ کا قلعہ بنا دے۔ آمین۔"

حضرت بیگم صاحبہ کی ایک خاص دعا

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ اپنے ایک مکتوب میں لندن سے تحریر فرماتی ہیں:-

"مجھے بے حد خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسجد کو شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کے مبلغ تو اس ملک میں عرصہ دراز سے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص احسان ہے۔ میری دعا ہے کہ آپ ہی کے ہاتھوں سے یہ پایۂ تکمیل کو پہنچے اور اس کا افتتاح بنیاد کے موقع سے بھی شاندار اور خوشی کا ہو۔ میں تو یہ دعا کر رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا بھائی صاحب ہی کو کامل صحت عطا فرمائے اور رسم افتتاح ان کے مبارک ہاتھوں سے انجام پائے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے اگر ایسا ہو جائے تو آپ کی خوش نصیبی قابل رشک ہوگی"

حضرت بیگم صاحبہ کے قلب مطہر سے جو دعا نکلی ہے وہ ہر احمدی کے دل میں درد کی ٹیس پیدا کرتی ہے اس کو پڑھ سے میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہو گئی ہے کہ کاش ایسا ہی ہو اگر اللہ تعالیٰ یہ دن لے آئے تو میری خوش نصیبی میں کیا شبہ! یہ مبارک دن ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے ایک مسرت کا دن ہوگا کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مسیح پاک علیہ السلام کے جگر گوشہ کی یہ پُرسوز دعا ایک دردمند بہن کی بارگاہِ ایزدی میں پکار ایک مخلصہ کے قلب کی صدا جس سے ہر احمدی کے قلب کی صدا ہم آہنگ ہے سُن لے!

حضور اطال اللہ بقاءہ کی ولادت باسعادت سے قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد کی دیوار پر "محمود" لکھا دیکھا تھا بے شک یہ جماعت کی امامت کی پیشگوئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں بھی اس کو پورا کیا کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کو مشرق ومغرب میں جا بجا مساجد تعمیر کروانے کی توفیق بخشی گویا اس لحاظ سے ان مساجد کی دیوار پر محمود کا نام ہی تحریر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے ماتحت اس پسر موعود اس اولوالعزم امام کو مراکز تثلیث میں خدائے واحد کے نام کی منادی کے لئے مساجد بنانے اور روحانی لحاظ سے ایک وسیع عالمی نظام قائم کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اب خدائے قدیر اپنی قدرت کاملہ سے اسے حضور کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھتا بھی دکھائے۔ کامل صحت بخشے اور صحت وعافیت کے ساتھ اس کامیاب باثمر عمر دے تا زیورک کی مسجد میں آپ کی تلاوت قرآن پاک گونج پیدا کرے بلکہ یورپ اور دنیا بھر میں ان مقدس ہونٹوں سے نکلی ہوئی تلاوت دیر تک گونج پیدا کرتی رہے۔ آمین

(الفضل مورخہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۶۳ء)

کون بڑا کیا گیا اور کون چھوٹا

(بقیہ صفحہ ۹)

ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔" (الوصیت حاشیہ)

بجائے حضرت اقدس کی تحریرات میں سے جن باتوں کا تعلق قادیانی جماعت اور اس کے پیشرو حضرات سے وہ ان کے ذریعہ سے اور جن باتوں کا تعلق لاہوری فریق اور ان کے پیشرو حضرات سے تھا وہ ان کے ذریعہ سے پوری ہو چکی ہیں اور حق وباطل میں پوری طرح امتیاز پیدا ہو چکا ہے اور کسی قسم کو اشتباہ کی صورت باقی نہیں رہی۔ آؤ اور حق کو اختیار کر کے اپنی عاقبت بچاؤ۔ واپسی میں آپ کا کوئی نقصان نہیں بلکہ سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ علیحدگی میں جو عزت آپ حضرات کے خیال میں حاصل ہے واپسی میں اس سے کہیں بڑھ کر حاصل ہوگی اور خدا تعالیٰ کے حضور میں سرخروئی مزید برآں ہوگی خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیت کا دائمی مرکز قرار دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے آپ حضرات ناواقف نہیں کہ

"خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔" (الحکم)

پس سوچو اور بار بار سوچو کہ خدا تعالیٰ کے بابرکت مقام سے علیحدگی میں وہ فوائد حاصل کی مقبولیت ہے یا اس سے تعلق پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ ضد کو چھوڑ کر جلد حق کی طرف لوٹ سکیں اور جماعت میں شامل ہو کر حقیقی مقصد کو حاصل کر سکیں جس کے لئے کھڑے ہو کر فلاح دارین پا سکیں۔

ایک لاجواب چیلنج اور دو آسمانی نشان

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ بہار

آج سے تین سال قبل مولوی نظام الدین صاحب کو خاکسار نے ایک چیلنج دیا تھا۔ اس وقت تک اس چیلنج کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دو نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل چٹھی میں جو مولوی نظام الدین صاحب کو سملیہ کے باشندوں کے ذریعہ سے خاکسار نے بھجوائی ہے۔ یہ نشانات ملاحظہ فرمائیے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مولوی نظام الدین صاحب
خطیب مسجد فتح اللہ روڈ رانچی

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری عدم موجودگی میں آپ نے ایک مرتبہ پھر سملیہ میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کر کے ایک فتنہ کھڑا کر دیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ آج سے تین سال قبل آپ کے اور میرے درمیان بندر پیر ٹاملی میں ایک مباحثہ کے دوران فریقین کے دستخطوں سے دو تحریریں لکھی گئی تھیں۔ خاکسار نے لکھا تھا کہ:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ سے گریز کیا۔"

اس کے مقابل پر آپ نے لکھا تھا کہ:-

"مولوی ثناء اللہ نے مباہلہ کیا جس کے نتیجہ میں مرزا صاحب کو ذلت کی موت ملی۔"

یہ دونوں تحریریں ۹۱ ۱ کو لکھی گئی تھیں۔ بعدہٗ خاکسار نے اسی تحریر کی بنیاد پر بتاریخ ۲۵ ۹ آپ کو ایک چٹھی لکھی تھی جس کی نقول علماء رانچی کی فہرست میں بھی بھجوائی گئی تھیں۔ اس چٹھی میں خاکسار نے خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریرات سے جو کہ اخبار اہلحدیث کے حوالہ جات سے مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ سے گریز ثابت کر دیا تھا۔ اور ساتھ ہی آپ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں ایک کھلا چیلنج دیا تھا کہ:-

"آپ نے خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح و مہدی کیلئے جو ذلت کا لفظ استعمال کیا ہے اس لفظ کے آپ خود ہی اس وقت تک مورد و مصداق بنے رہیں گے جب تک آپ اپنے مزعومہ دعوے کو ثابت نہ کر دیں اور ہماری طرف سے آپ کو یہ ایک کھلا چیلنج ہے کہ آپ کبھی یہ ثابت نہ کر سکیں گے کہ:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب سے مباہلہ کیا" (چٹھی محررہ ۲۵ ۹)

اس چیلنج کے بعد آپ کو یاد دہانی بھی کرائی جاتی رہی۔ لیکن آج تک اس چیلنج کا جواب نہ دے سکے۔ بلکہ ایک لفظ بھی اس چیلنج کے جواب میں نہ لکھ سکے۔

مولوی نظام الدین صاحب! دنیا میں روزانہ ہزاروں مقدمات عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں۔ اور جو فریق بھی جھوٹ پر قائم ہوتا ہے وہ بھی فریق مخالف کو کچھ نہ کچھ جواب ضرور دیتا رہتا ہے۔ لیکن آپ کی یہ کذب بیانی کیسی بدترین کذب بیانی ہے کہ آپ تین سال سے اس کے جواب میں ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکے۔

اگر آپ کے دعوے کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مباہلہ کیا تھا تو آپ بتائیں کہ کس دن اور کس تاریخ کو وہ مباہلہ ہوا تھا اور کس ماہ و سال کو کس جگہ اور مقام پر مباہلہ ہوا اور کس اخبار میں اس کی رپورٹ چھپی۔

آپ اس حقیقت کو اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے ساتھ کوئی مباہلہ نہیں کیا تھا۔ آپ محض لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اس چیلنج کے سامنے دم سادھے بیٹھے ہیں لیکن آپ یاد رکھیں کہ اس زمین و آسمان کا خالق و مالک ایک خدا ہے جسے آپ ہرگز دھوکا نہیں دے سکتے۔ پس یا تو آپ چیلنج کا جواب دیں اور یا پھر تحریری معافی مانگیں اور صاف طور پر لکھ دیں کہ:-

"مجھ سے غلطی ہوئی۔ درحقیقت مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے ساتھ کوئی مباہلہ نہیں کیا تھا۔"

میں اس حقیقت کو بھی اچھی طرح جانتا ہوں کہ جس دن آپ اپنا معافی نامہ لکھ دیں گے اسی روز سے آپ احمدیت کے مخالف علماء کی صف سے نکل کر جماعت احمدیہ کے حامیوں کی صف میں کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ان علماء کو کاذب قرار دینے پر آپ مجبور ہوں گے جو غلط بیانی سے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا تھا۔"

لیکن میرا ہمدردانہ مشورہ یہی ہے کہ آپ سچائی کو اختیار کریں اور دنیا کی لعنتوں سے نہ ڈریں جو دھوئیں کی طرح اڑ جاتی ہیں اور دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ خدا کی لعنت سے ڈریں کہ جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے وجود میں جماعت احمدیہ کی صداقت کے دو نشان ظاہر ہو چکے ہیں:-

اوّل:- آپ نے جس جملہ میں حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام کے مقدس وجود کے لئے "ذلت" کا لفظ استعمال کیا وہی جملہ آپ کی اپنی ذلت کا باعث ہو گیا۔ کیونکہ خاکسار نے آپ کے اسی جملہ کو لے کر آپ کو چیلنج دیا اور آج تک آپ اس چیلنج کو نہ قبول کر سکے اور نہ ہی اس کا جواب دے سکے اور اس طرح علمی دنیا میں آپ انتہائی ذلت کے مورد و مصداق بن گئے۔

آج سے ستر سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام فرمایا تھا کہ "انی مہین من اراد اہانتک" یعنی اسے مدعی مسعود جو تجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا میں خود اسے ذلیل کروں گا۔ پس آپ کا وجود اس الہام الٰہی کے مطابق جو ستر سال سے پورا ہوتا چلا آرہا ہے ذلیل ہو کر اس الہام الٰہی کی صداقت کا مجسم گواہ بن گیا۔

دوم۔ اس چیلنج کے سامنے آپ ایسے بے حس و ساکت اور جامد ثابت ہوئے کہ ایک لفظ بھی اس کے جواب میں نہ لکھ سکے۔ اور آپ کا منہ اس چیلنج کے سامنے بالکل بند ہو گیا۔ چنانچہ آج سے ستر سال قبل حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔"

(تجلیات الٰہیہ)

پس آپ کا ایک احمدی مبلغ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ادنیٰ خادم کے سامنے منہ بند ہو گیا۔ نہ آپ معافی مانگتے ہیں اور نہ ہی آپ چیلنج کا جواب دیتے ہیں۔ لہٰذا احمدیت کی صداقت کا یہ دوسرا نشان بھی آپ کے وجود میں پورا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مانے والوں کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

مختصر یہ کہ آپ اپنی تحریر کے مطابق یا تو ہمارے چیلنج کا جواب دیں اور بتائیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کب کیا تھا؟ اور یا معافی مانگ کر یہ لکھ دیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے ساتھ کوئی مباہلہ نہیں کیا تھا۔

وما علینا الا البلاغ

والسلام خاکسار

عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
نزیل سملیہ ورخہ ۹ ۲

نقول بخدمت جناب:-

۱۔ خانبہادر حبیب الرحمٰن صاحب رئیس اعظم رانچی۔
۲۔ محترم مولینا صوفی جلال صاحب قاضی شہر و خطیب
۳۔ محترم مولینا نعمت اللہ صاحب جہانگیری فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد رانچی
۴۔ محترم مولینا جمیل اختر صاحب فاضل تبلیغی جماعت خطیب مسجد بندر پیڑی رانچی
۵۔ محترم مولینا مشتاق احمد صاحب فاضل دیوبند رانچی
۶۔ محترم مولینا عبدالغنی صاحب فاضل رانچی

درخواست دعا

محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں گو اب پہلے سے افاقہ ہے لیکن احباب کی دردمندانہ دعاؤں کے محتاج ہیں

خاکسار
چوہدری فیض احمد گجراتی

گلدستہ — جس کے چند پھول مرجھا گئے

(از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش قادیان)

(قسط نمبر ۶)

(۱۲)

آج میرا خامہ خونچکاں کیوں ہے۔ میری یاد نے میرے دل کی رگوں کو اپنی مٹھی میں لے کر کیوں کھینچ دیا ہے۔ میرا تصور کیوں مضمحل ہو رہا ہے۔ میرے اُفقِ تخیل پر غم کی گھٹائیں کیوں چھا گئی ہیں!!

آج سے ٹھیک تیرہ سال قبل قادیان کے درویش ایک رات معمول کے مطابق سو کر اُٹھے تو ایک بیحد غمناک صبح ان کا انتظار کر رہی تھی۔ جس نے یہ دردناک خبر سنائی کہ ہمارا پیارا بھائی سلطان احمد اچانک موت کی آغوش میں جا سوچکا ہے۔

کسی کو یقین نہ آتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ تین روز قبل وہ بالکل تندرست و توانا تھا۔ شب درمیان میں کیا ہوا۔

مگر غم اور افسوس کرنے سے کبھی موت جیسی اٹل حقیقتیں بھی بدلا کرتی ہیں۔ جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔ اس عزیز ۲۳ سالہ مخلص نوجوان درویش کی اچانک وفات سے صبر ضبط و دل پگھلتا تھا وہ ٹوٹ چکا تھا۔ درویش مجسم حیرت و غم بنے اٹھ پڑے اور احمدیہ ہسپتال میں جمع ہونے شروع ہوگئے جہاں ہمارے پیارے بھائی کی بیجان تندرست نعش رکھی ہوئی تھی۔

ان ایام میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں ہمارے اکثر درویش بھائی ہر سوموار اور جمعرات کو نفلی روزے رکھا کرتے تھے اور مرحوم اس کے بہت زیادہ پابند تھا۔ ایک رات سحری کے وقت مرحوم جب روزہ رکھنے کے لئے اُٹھا تو کافی دیر ہو چکی تھی اور صبح کی اذان میں صرف چند منٹ باقی تھے لیکن مرحوم نے بڑے تعہد سے نفل روزہ رکھنا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا تھا۔ چنانچہ اور تو کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ رات کی رکھی ہوئی ایک باسی سوکھی روٹی مل گئی جسے جلدی جلدی کھا کر مرحوم نے پانی پی لیا۔ چنانچہ یہی باسی روٹی موت کا پیغام بن کر مرحوم کے معدے میں چلی گئی۔ اور صبح ہوتے ہوتے مرحوم کے پیٹ میں نہایت شدید درد اُٹھا جسے باوجود صحتمند اور نوجوان اور جفاکش ہونے کے مرحوم بڑی مشکل سے برداشت کرتا رہا۔ شدید قسم کی قبض تھی جو جلاب اور انیمہ کے باوجود کھلنے میں نہ آئی۔ کافی توجہ سے علاج معالجہ ہوتا۔ لیکن مرحوم اس اچانک مرض سے جانبر نہ ہو سکا۔ اور علاج تو امراض پر کامیاب ہوا کرتا ہے نہ کہ موت پر! چنانچہ قضا و قدر کے کارکنان ہمارا یہ پیارا بھائی ہم سے چھین کر لے گئے۔ اور تمام درویش غم و الم میں ڈوب گئے۔

سلطان احمد مرحوم میاں محمد بخش صاحب کشمیری احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات کا فرزند تھا۔ کھاریاں کا یہ کشمیری خاندان بڑا ہی مخلص خاندان ہے۔ اور سلسلہ عالیہ کے لئے ہر میدان میں قربانیاں پیش کرنے والا ہے۔ چنانچہ اس مخلص خاندان نے درویشی میں بھی اپنا حصہ ڈالا اور میاں محمد بخش صاحب نے اپنا ہونہار نوجوان فرزند قادیان بھجوا دیا۔ جسے درویشی کی سعادت حاصل ہوئی اور یوں اس کشمیری خاندان کی قربانی بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگئی۔ میاں محمد بخش صاحب کے اور بھی بیٹے تھے مگر اس زمانہ میں وہ بہت ہی چھوٹی عمروں کے تھے۔ صرف یہی بیٹا جوان تھا جسے بوڑھے باپ نے قادیان کے سپرد کر دیا تھا۔ قارئین اندازہ فرما سکتے ہیں کہ بوڑھے باپ کو اپنے نوجوان بیٹے کی وفات سے کس قدر صدمہ ہوا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر کی توفیق بخشی۔ اور وہ راضی برضائے الٰہی ہوگئے۔

مرحوم بڑا ہی نیک اور فرمانبردار اور مخلص نوجوان تھا۔ اور ان ایام میں دفتر زائرین میں کام کرتا تھا۔ ۲۹ شہادت کو وفات پائی اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ کے قطعہ مشرقی میں سپرد خدا کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۱۳)

گلدستہ ساز کی گلدستہ سازی دیکھئے کہاں کہاں سے اور کس کس رنگ کے پھول لا کر اس میں لگا رکھے ہیں۔ یہ تنوع دیکھئے اور یہ ڈھنگ پر رنگ دیکھئے۔

یہ ہیں ایک نیم گلابی پھول ہمارے بھائی میاں شیر محمد صاحب پونچھی مرحوم۔ اصل وطن پونچھ تھا۔ اور تقسیم ملک سے قبل ہی سے قادیان میں مقیم تھے۔ تقسیم کے بعد خدمت مرکز کی سعادت حاصل کرنے کے لئے قادیان میں ٹھہر گئے۔ نہایت سادہ لوح خاموش طبیعت اور بے ضرر انسان تھے چھوٹا قد۔ دوہرا بدن۔ رنگ سرخ و سپید۔ چونکہ پہاڑ کا آدمی تھے اس لئے پہاڑی طرز کا لباس پہنتے تھے۔ اَن پڑھ تھے صرف دستخط کر سکتے تھے۔ دفاتر میں ڈاک کی تقسیم کا کام کرتے تھے۔ ڈاک کی تقسیم کے سلسلہ میں ایک خاص زبان استعمال کرتے تھے۔ اور وہ زبان بقول راقم "ملکوتی زبان" تھی۔ انہوں نے مختلف دفاتر کے لئے مختلف نشانیاں بنا رکھی تھیں جنہیں حروف کہنا مشکل ہے جس وقت ڈاک ان کے حوالے کی جاتی تو محرر ڈاک کو چیمبروں کا نام بول کر ایک بیان دینا پڑتا تھا جسے آس پاس کے تمام دفاتر سنتے تھے۔ کیونکہ مرحوم بہرے تھے۔ اب محرر ڈاک زور زور سے جا رہا ہے کہ یہ چیٹھی نظارت علیا کی ہے۔ یہ چیٹھی نظارت بیت المال کی ہے وغیرہ۔ اور مرحوم اپنی خاص ملکوتی زبان میں پنسل کے ساتھ ہر چیٹھی پر نشان لگاتے جا رہے ہیں۔ سب نشان لگا کر وہ ڈاک تقسیم کرنے روانہ ہو جاتے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ڈاک کی تقسیم میں غلطی نہ کرتے تھے بلکہ اپنے لگائے ہوئے نشانوں کے مطابق صحیح تقسیم کرتے تھے۔ ان کے نشانات حروف اور لکیروں کے بین بین کوئی چیز ہوتی تھی۔

مرحوم چونکہ پہاڑی علاقہ کے تھے اس لئے بکریاں پالنے کا خاص شوق تھا اپنی ساری درویشی میں تین بکریاں ہمیشہ رکھیں اور دفتری اوقات کے بعد ان کو چرانے لے جاتے۔ گو اس میں مرحوم کو کوئی نفع کبھی نہ ہوا لیکن ایک شغل یا عادت کے طور پر بکریاں ضرور رکھتے تھے

مرحوم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ دو بھائی بطور درویش یہاں رہتے تھے مرحوم کے دوسرے بھائی میاں نور محمد صاحب پونچھی ہیں جو اس وقت ہمارے احمدیہ ہسپتال میں مددگار کارکن کے طور پر کام کر رہے ہیں انہیں اپنے بھائی کی وفات پر بہت صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر بخشے اور حافظ و ناصر رہے۔

مرحوم کے گلے میں سرطان ایک لمبے عرصہ سے تھا۔ اور پہلے تو بے ضرر تھا لیکن گذشتہ سال سے بہت بڑھ گیا تھا اور گلے کی رگیں پھولنے لگ گئیں۔ چنانچہ اس کے اپریشن کے لئے مرحوم پاکستان گئے اور میو ہسپتال میں داخل ہو کر اپریشن کروایا۔ لیکن افسوس کہ سرطان سارے میں پھیل چکا تھا اور اپریشن کامیاب نہ ہو سکا۔ اور ہمارا یہ بھائی ۱۹۸۲ء میں میو ہسپتال لاہور میں فوت ہو گیا۔ اور نعش ربوہ لے جا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۱۴)

یہ دیکھئے ایک اور خوشنما رنگ کا پھول۔

میاں مولا بخش صاحب باورچی تقسیم ملک کے بعد قادیان میں ہر قسم کے ہنرمند درویش مقیم رہے جو خدا کے فضل سے اپنے اپنے پیشوں کے ماہر تھے۔ چنانچہ میاں مولا بخش صاحب ولد خیرات اللہ صاحب باورچی جو یو۔ پی کے رہنے والے تھے ایک لمبی مدت سے لنگرخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں باورچی تھے اور اپنے فن کے استاد تھے یہیں رہ گئے تھے ان کا اپنا مکان احمدیہ محلہ میں لنگرخانے قریب ڈھاب کے کنارے پر تھا اسی میں رہتے تھے انگریزی اور دیسی ہر قسم کے کھانے بڑی مہارت اور چابکدستی سے تیار کرتے تھے۔ اور چونکہ اپنے فن سے محبت رکھتے تھے اور اس فن میں اُن کی ساری عمر گذری تھی اس لئے اپنے فن کے مختلف واقعات بیان کیا کرتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب الدنڈ کوٹھی میں جو علاقہ مجسٹریٹ قیام فرماتے ان کے ہاں اکثر جاتے تھے اور ان کے بیوں کیلئے کیک بسکٹ وغیرہ تیار کر کے دیا کرتے تھے۔ مجسٹریٹ سردار امولک سنگھ صاحب بھی ان کی قدر کرتے تھے اور ان کے بڑھاپے کی وجہ سے انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

نماز روزہ کے بڑے پابند تھے بالخصوص سحر خیزی تو ان کا غیر منقطع معمول تھا۔ اور تہجد کیلئے نہ صرف خود اُٹھتے تھے بلکہ مسجد مبارک جانے سے قبل سارے احمدیہ محلہ کا ایک چکر لگاتے تھے اور درویشوں کو تہجد کیلئے بیدار کرتے تھے۔ اور ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار بلند آواز سے اپنی مخصوص لَے میں پڑھتے جاتے تھے۔ بڑھاپے کی وجہ سے تین یا ساڑھے تین فٹ لمبا بانس کا لوٹا عصا ہاتھ میں رکھتے تھے اور تہجد کے وقت چلتے ہوئے اسے بجا کر لگاتے ہوئے اپنا عصا معمول سے ذرا سختی کے ساتھ زمین پر مارتے جاتے تھے۔ اور اس وقت ان کے شعر پڑھنے کی لَے میں ایک کیف اور سوز ہوتا تھا۔ اور یہ ایک دو روز کی بات نہ تھی بلکہ پورے سات سال اُن کا یہی معمول رہا۔ اور مرض الموت میں جا کر ختم ہوا جب کہ وہ چارپائی کے حلیف ہو کر رہ گئے تھے۔

تقسیم ملک کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال کی تھی لیکن ابھی تک صدر انجمن احمدیہ کے کارکن تھے اور نوجوانوں کی طرح لنگرخانہ میں خدمات انجام دیتے تھے۔ مگر جب کمزوری زیادہ ہو گئی تو انہیں پنشن مل گئی۔ آخر ۹۰ سال کی ایک لمبی عمر پا کر ۱۹۵۴ء کو وفات پا گئے۔ اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ مشرقی میں

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی شخص کو کسی جہت کوئی اعتراض ہو تو سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ کو اس سے اطلاع دیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۳۳۴۴ میں رشیدہ بیگم زوجہ سید منظور احمد صاحب نائک قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ رمئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ:-

۱۔ میری اس وقت کوئی کسی قسم کی آمد نہیں ہے

۲۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی کسی قسم کی جائداد نہیں ہے میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دے دوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائداد مندرجہ بالا کے طور پر صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گی تو وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا کر دی جائے گی

العبد رشیدہ بیگم۔ گواہ شد ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری امور عامہ قادیان ۱/۵/۶۲ - گواہ شد سید منظور احمد نائک خاوند موصیہ سکنہ قادیان

موصی نمبر ۱۰۴۴۸

نمبر ۱۳۳۴۲ میں ناظرہ بی بی بیوہ سید حسن علی صاحب مرحوم قوم سید عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۸۹۹ء ساکن رسولپور ڈاکخانہ کرڈ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ راگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ:-

میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔

۱۔ موضع بھونڑ یا موضع کرمبی پرگنہ سونگھڑہ ضلع کٹک میں اساملی ایک ایکڑ پندرہ گرنٹھ جس کی قیمت تقریباً ۴۰۰/- (چار صد) روپے ہے۔

۲۔ موضع رسول پور وعیناپاڑہ ونگ پرگنہ وضلع ایضاً میں جو زمین ہے اس میں سے میرا حصہ تقریباً چار گرنٹھ بنتا ہے۔ اس کی قیمت ۱۶۰/- (ایک صد ساٹھ) روپیہ ہوگی۔

اب میں اپنی مذکورہ بالا جائدادیں سے جس کی مجموعی قیمت ۵۶۰/- (پانچ صد ساٹھ روپیہ) بنتی ہے۔ ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں حق مہر جو میرے مرحوم شوہر کے ذمہ تھا اسے معاف کر چکی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ علاوہ ازیں اگر اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد ناظرہ بی بی۔ منقطع والسلام۔ گواہ شد سید محمد زکریا احمدی فرزند موصیہ حال صدر جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ ۱۴/۸/۶۲

گواہ شد سید احمد رضی اللہ احمدی ساکن رسول پور سونگھڑہ کٹک موصیہ کا بھانجا ۱۴/۸/۶۲

گواہ شد۔ سید غلام ابراہیم ایم۔ اے۔ ایم۔ بی ہسپتال کٹک موصیہ کا بھتیجا ۱۴/۸/۶۲

گواہ شد۔ سید غلام مہدی ناز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

دعائے مغفرت

افسوس میاں حبیب اللہ صاحب احمدی موضع ہرگام ڈاکخانہ چرگام کشمیر تحصیل کولگام کل مورخہ ۱۳ ستمبر بوقت شام آٹھ بجے وفات پا گئے ہیں۔ آپ اس علاقہ میں صرف اکیلے احمدی تھے اور ان کے دو فرزند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے والد صاحب کی طرح نہایت مخلص ہیں۔ ان کا جنازہ دو بیٹوں نے پڑھا ہے اور ایک احمدی بھی ساتھ تھے گویا صرف تین آدمی جنازہ میں شامل ہوئے ہیں قارئین بدر سے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام نبی منشی صدر جماعت احمدیہ محمد پورہ کولگام کشمیر

اشاعت لٹریچر و کتب کے متعلق ایک ضروری اعلان

بعض احباب یا جماعتیں بعض لٹریچر یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب تبلیغی اغراض سے شائع کر لیتی ہیں لیکن ان کی قبل ازیں منظوری مرکز سے نہیں لی جاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طباعت میں بہت سی غلطیاں بوجہ کماحقہ پروف ریڈنگ نہ کرنے کے رہ جاتی ہیں یہ طریق درست نہیں۔ آئندہ کے لئے جملہ احباب و جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو احباب یا جماعتیں تبلیغی لٹریچر یا کتب سلسلہ شائع کرنا چاہیں وہ اشاعت سے قبل نظارت ہذا سے منظوری لے لیں تاکہ نظارت ہذا مرکز میں یا قریبی مبلغ کے ذریعہ پروف ریڈنگ کے کام کی نگرانی کا انتظام کرا سکے تاکہ شائع کردہ لٹریچر درست اور غلطیوں سے مبرا ہو۔

جملہ احباب و جماعتوں پر اس کی پابندی لازمی ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے لئے

ضروری اعلان

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ کو نظارت دعوت و تبلیغ کی اجازت سے وسط اکتوبر سے جملہ جماعتہائے احمدیہ کشمیر برائے تشخیص بجٹ، وصولی چندہ جات اور پڑتال حسابات کے لئے بطور انسپکٹر بیت المال دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال اور احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے مالی امور کی انجام دہی میں تعاون کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کی سالانہ رپورٹ شائع کرنے کے لئے لکھی جا رہی ہے جس کے لئے تمام لجنات کو دفتر مرکزیہ کی طرف سے بار بار لکھا جا چکا ہے لیکن افسوس ہے کہ اب تک صرف بنگلور، حیدرآباد، کوسمبی (سونگھڑہ) کنڈہ پاڑہ، اور مدراس کی لجنات کی طرف سے سالانہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ براہ مہربانی تمام لجنات اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنی سالانہ رپورٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی رپورٹ شائع ہونے سے رہ نہ جائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

خبریں

ڈی سی گورداسپور کی پریس کانفرنس

گورداسپور ۵ راکتوبر۔ کل شری طلوت رائے صاحب چہل ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے اپنی ماہانہ پریس کانفرنس میں ضلع کے حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ عرصہ زیر رپورٹ ضلع میں تمام نظم و نسق کی حالت تسلی بخش رہی۔ اگرچہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے انبالہ وغیرہ اضلاع ہمارے ضلع میں بہت کم نقصان ہوا ہے۔ تاہم سارے ضلع میں ۶۴۴ ۵ دیہات کو جن کی آبادی ۳۲ ہزار کے لگ بھگ ہے سیلاب سے نقصان پہنچا۔ اور مجموعی طور پر ۵۰ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ ہے تحصیل بٹالہ کا علاقہ زیادہ متاثر ہوا۔ جہاں ۲۷۴ دیہات کو نقصان پہنچا۔ گھمنیٹے کے بیٹ میں آباد تمام کنبے سیلاب کے خطرہ سے پہلے ہی نکال لئے گئے۔ تھے اس جگہ پولیس کے نوجوانوں نے قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ جناب تحصیلدار صاحب خود موقعہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اور ریلیف تقسیم کی گئی۔

جناب ڈی سی صاحب نے بتایا کہ ضلع کی طرف سے حکومت کو بارہ لاکھ روپیہ کی بھیجنے کی درخواست کی گئی ہے اس میں سے پچاس ہزار روپیہ کا فوری طور پر مطالبہ کیا گیا ہے جس سے متاثرہ مکانات کی مرمت کے لئے امداد دی جائے گی۔

نئی دہلی ۷ راکتوبر۔ تبت سے جو خبریں ملی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ چینیوں نے نیفا کے علاقہ میں تبت اور ہندوستان کی سرحد سے ۲۰ میل دور دو ہوائی میدان تعمیر کرلئے ہیں۔ یہ دونوں ہوائی میدان جو ہندوستان کی سرحد کے لئے ایک خطرہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ ان میں ٹرانسپورٹ، ہیلی کاپٹر اور جیٹ فائیٹر ہوائی جہاز رکھے گئے ہیں۔ انڈین ایئر فورس کو بھی اس بات کا علم ہے کہ سرحد کی دوسری طرف چینی مورچہ بندیوں میں مصروف ہیں اور وہاں انہوں نے اپنی فضائی قوت میں کافی اضافہ کرلیا ہے اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ چینی ایئر فورس لگاتار ہندوستانی فضاء کی خلاف ورزی کررہی ہے۔

نئی دہلی ۸ راکتوبر۔ حال ہی میں مگ ہوائی جہازوں کی خرید کے بارے میں ماسکو میں جو بات چیت ہوئی تھی اس کا ایک حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ ہندوستان کو ملنے والے مگ ہوائی جہاز جو اسے ہوا میں چھوڑی جانے والی میزائلوں سے لیس ہوں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس ہندوستان کو ان ہوائی جہازوں کے ساتھ راڈار بھی مہیا کرے گا جو ان ہوائی جہازوں میں نصب ہوں گے۔ اس کے علاوہ روس کی طرف سے ایسے راڈار بھی مہیا کئے جائیں گے جو زمین پر نصب ہوں گے مگر یہاں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستان اپنا راڈار سسٹم تیار کرنے کی فکر میں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک جاپانی فرم سے راڈار سسٹم کی تعمیر کے سلسلہ میں بات چیت جاری ہے۔

عدن ۷ راکتوبر۔ صنعا ریڈیو نے آج اعلان کیا کہ کیمونسٹ چین اور سوڈان کی حکومتوں نے یمن کی انقلابی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے۔ وزیر خارجہ یمن آج نیو یارک پہنچ گئے جہاں وہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں یمنی وفد کی قیادت کریں گے اور مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں سے رابطہ قائم کریں گے۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے سعودی عرب پر الزام لگایا کہ اس کی فوج یمن میں مداخلت کررہی ہے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ سے اس کی شکایت کریں گے۔

یہاں پر ملنے والی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ رشاہ پرست یمن میں داخل ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ امام حسن نے خود کو معزول امام محمد کا جانشین قرار دیدیا ہے قاہرہ ریڈیو کی اطلاع ہے کہ انقلابی حکومت نے غیر ملکوں میں تمام یمنی سفارتی نمائندوں کی واپسی کا حکم دیدیا ہے کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ ان کا شاہ پرستوں سے تعلق اور رابطہ ہو قاہرہ ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا کہ یمن میں انقلابی حکومت کے قیام کے بعد سے اب تک تین ہزار سیاسی قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔

پٹنہ ۷ راکتوبر۔ بہار کے دو اضلاع مونگھیر اور دربھنگہ میں اچانک تیز روزانہ موسلا دھار بارش ہوئی جس کے باعث ان کے دونوں اضلاع میں خوفناک سیلاب آگیا۔ بیگوسرائے اور اس کے آس پاس وسیع رقبات زیر آب ہیں۔ دس ہزار اشخاص گھر بار چھوڑ کر کیمپوں اور بلند مقامات پر پناہ لینے پہنچ گئے۔ پولیس کے مسلح دستے خالی گھروں کی دیکھ بھال اور حفاظت کررہے ہیں۔ متعدد دیہات میں پانی بھر گیا دربھنگہ ضلع میں تیس ہزار ایکڑ میں فصل زیر آب ہے۔ قصبہ رسل میں کمر کمر پانی جمع ہوا ہے۔ مکانات گر رہے ہیں۔ اناج کی کافی مقدار ضائع ہوگئی ہے۔ حکام رہائش کے انتظام کے لئے اور مصیبت زدگان کو مدد پہنچانے کے لئے ضروری کارروائی کررہے ہیں۔ مونگھیر میں سیلاب سے اٹھارہ ہزار اشخاص متاثر ہوئے ہیں۔

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی از ماہ مئی ۱۹۶۲ء تا ماہ اپریل ۱۹۶۳ء کے لئے منظوری دی جاچکی ہے یہ تیسری قسط ہے۔ بقیہ ابھی تک بقیہ مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انتخاب موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ جلد از جلد قائد کا انتخاب کرکے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کرلی جائے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس خدام الاحمدیہ	منظوری قائد برائے ۱۹۶۲-۶۳ء
۱	ہبلی	دادا بھائی صاحب میرچی
۲	مدراس	پی محمد صاحب مالاباری
۳	سیرنگ	انیس الرحمن صاحب
۴	لکھنؤ	عبد القیوم صاحب
۵	کوٹھیلہ	شیخ عبد الستار صاحب
۶	بنگال	محمد شمس الحق صاحب
۷	کرڈاپلی	محمد صدیق صاحب

سلسلہ کا نایاب لٹریچر

تفسیر سورہ یونس تا کہف /5 سورہ نبا تا شمس /1 سورہ شمس تا عادیات /1 سورہ عادیات تا کوثر /1 سورہ کافرون تا والناس /5 سورہ مریم طٰہٰ انبیاء /1 سورہ نور و حج /1 سورہ فرقان و شعراء /2 سورہ نمل و قصص عنکبوت /1 کل نو عدد کا سیٹ مجلد /127 روپیہ اسی قیمت پر الگ الگ بھی مل سکتا ہے۔ خلاصہ تفسیر کبیر سورہ مریم تا عنکبوت /8 سورہ یونس تا کہف /5 سورہ نبا تا والناس /5 تینوں کی جلد قیمت /18۔ اسلام کی ہیلی سے پانچویں کتاب کا سیٹ /1 تفسیر صغیر مع محصولڈاک /3 روپے ہوگی۔ الفضل کے فائل 1913 سے 1962 پورا سیٹ فی جلد /16 روپیہ کے حساب سے ملے گا۔ شروع سے لیکر متفرق چھ مہینہ تین مہینہ ایک ماہ کی مجلد /12 مہینہ کے حساب سے /25 روپیہ موجود ہے اس کے علاوہ شروع سال سے لیکر متفرق فائلیں۔ متفرق پرچے متفرق خطبہ نمبر بھی فی خطبہ نمبر دو آنہ ہے۔ متفرق فائل الفضل بھی فی فائل /2 روپیہ ہے۔ خطبہ نمبر 1960 - 61 - 62 کا مکمل سیٹ موجود ہے۔ فی نمبر صرف دو آنہ ہے۔ ۱۰ درار ۲۰ ریویو فی جلد تین روپیہ ہے متفرق پرچے فی چار آنہ ہے۔ تشحیذ الاذہان متفرق جلد فی جلد تین روپیہ۔ فی پرچہ چار آنہ۔ مصباح متفرق جلد فی جلد /3 فرقان قادیان /8 فی جلد /3 ربوہ والا فی جلد /6 روپیہ۔ بدر کا مکمل فائلیں شروع سے کر آج تک /6 روپیہ فی جلد۔ فاروق متفرق جلد /6 تذکرہ نیا ایڈیشن مع اضافہ /5 روپیہ بالکل نایاب ہوگیا ہے حضرت مسیح موعود کی کتب کا سیٹ ۹ عدد مجلد تیار ہے فی جلد /3 اسار اپنا پڑھے گا۔ باقی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب، قرآن مجید معرّا اور دیگر احباب جماعت کی تصانیف موجود ہے آرڈر کے ساتھ کم از کم نصف قیمت بطور پیشگی بھیجنا ضروری ہے۔ اگر زیادہ کتب منگوانا ہو تو نزدیک کا ریلوے اسٹیشن کا نام بھی تحریر کرنا ہوگا۔

خاکسار فخر الدین مالاباری درویش قادیان

خبریں

ڈی سی گورداسپور کی پریس کانفرنس

گورداسپور ۵ اکتوبر۔ کل سٹری طوت رائے صاحب اہل ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے اپنی ماہانہ پریس کانفرنس میں ضلع کے حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ عرصہ زیر رپورٹ ضلع میں تمام نظم و نسق کی حالت تسلی بخش رہی۔ اگرچہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے اتفاقاً دیگر اضلاع جہاں سے ضلع میں بہت کم نقصان ہوا ہے۔ تاہم سارے ضلع میں ۲۰۴ ۵ دیہات کہ جن کی آبادی ۲۰ ہزار کی تھی حالیہ سیلاب سے نقصان پہنچا۔ اور مجموعی طور پر ۵۰ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ ہے تحصیل بٹالہ کا علاقہ زیادہ متاثر ہوا۔ جہاں ۷۴۴ دیہات کو نقصان پہنچا۔ گھنیٹے کے بیٹ میں آباد تمام کنبے سیلاب کے خطرہ سے پہلے ہی نکال لئے گئے۔ سنتے اس جگہ پولیس کے نوجوانوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ جناب تحصیلدار صاحب خود موقعہ پر پہنچے ہوئے تھے اور ریلیف تقسیم کی گئی۔

جناب ڈی سی صاحب نے بتایا کہ ضلع کی طرف سے حکومت کو بارہ لاکھ روپیہ کی بطور امداد کی درخواست کی گئی ہے اس میں سے پچاس ہزار روپیہ کا فوری طور پر مطالبہ کیا گیا ہے جس سے متاثرہ مکانات کی مرمت کے لئے مدد دی جائے گی۔

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ تبت سے جو خبریں ملی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ چینیوں نے نیفا کے علاقہ میں تبت اور ہندوستان کی سرحد سے ۲۰ میل دور دو ہوائی میدان تعمیر کرلئے ہیں۔ یہ دونوں ہوائی میدان ہندوستان کی سرحد کے لئے ایک خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان میں ٹرانسپورٹ، ہیلی کاپٹر اور جیٹ فائیٹر ہوائی جہاز رکھے گئے ہیں۔ انڈین ایئر فورس کو بھی اس بات کا علم ہے کہ سرحد کی دوسری طرف چینی مورچہ بندیوں میں مصروف ہیں اور وہاں انہوں نے اپنی فضائی قوت میں کافی اضافہ کرلیا ہے ان کے سب قوی یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ چینی ایئر فورس لگاتار ہندوستانی فضاؤں کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ مگ ۲۱ ہوائی جہازوں کی خرید کے بارے میں ماسکو میں جو بات چیت ہوئی تھی اس کا ایک خوشکن پہلو یہ ہے کہ ہندوستان کو ملنے والے مگ ہوائی جہاز ہوا سے ہوا میں چھوڑے جانے والے میزائلوں سے لیس ہوں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس ہندوستانی کو ان ہوائی جہازوں کے ساتھ راڈار بھی مہیا کرے گا جو ان ہوائی جہازوں میں نصب ہوں گے۔ اس کے علاوہ روس کی طرف سے ایسے راڈار بھی مہیا کئے جائیں گے جو زمین پر نصب ہوں گے مگر یہاں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستان اپنا راڈر سسٹم تیار کرنے کی فکر میں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک جاپانی فرم سے راڈر سسٹم کی تعمیر کے سلسلہ میں بات چیت جاری ہے۔

عدن ۷ اکتوبر۔ صنعا ریڈیو نے آج اعلان کیا کہ کمیونسٹ چین اور سوڈان کی حکومتوں نے یمن کی انقلابی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے۔ محمد زبیر قاہرہ جو یمن آج نیو یارک پہنچ گئے جہاں وہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں یمنی وفد کی قیادت کریں گے اور مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں سے رابطہ قائم کریں گے۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے سعودی عرب پر الزام لگایا کہ اس کی فوج یمن میں مداخلت کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ سے اس کی شکایت کریں گے۔

یہاں پر ملنے والی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ شاہ پرست یمن میں داخل ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ امام حسن نے خود کو معزول امام محمد کا جانشین قرار دیدیا ہے۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع ہے کہ انقلابی حکومت نے غیر ملکوں میں تمام یمنی سفارتی نمائندوں کی واپسی کا حکم دیدیا ہے کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ ان کا شاہ پرستوں سے تعلق اور رابطہ ہو قاہرہ ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا کہ یمن میں انقلابی حکومت کے قیام کے بعد سے اب تک تین ہزار سیاسی قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔

پٹنہ ۷ اکتوبر۔ بہار کے دو اضلاع مونگھیر اور دربھنگہ میں اپانک تین روز تک موسلا دھار بارش ہوئی جس کے باعث ان دونوں اضلاع میں خوفناک سیلاب آگیا۔ بیگوسرائے اور اس کے آس پاس وسیع رقبات زیر آب ہیں۔ دس ہزار اشخاص گھر بار چھوڑ کر خیموں اور بلند مقامات پر پناہ کیلئے پہنچ گئے۔ پولیس کے عالی مرتبے افسران کی دیکھ بھال اور حفاظت کر رہے ہیں۔ متعدد دیہات میں پانی بھر گیا دربھنگہ ضلع میں تیس ہزار ایکڑ میں فصل زیر آب ہے۔ قصبہ نرمل میں کمر کمر پانی بھرا ہوا ہے۔ مکانات گر رہے ہیں۔ اناج کی کافی مقدار ضائع ہوگئی ہے حکام دیہاتوں کے انخلاء کے لئے اور مصیبت زدگان کو مدد پہنچانے کے لئے ضروری کاروائی کر رہے ہیں۔ مونگھیر میں سیلاب سے اٹھارہ ہزار اشخاص متاثر ہوئے ہیں۔

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کے انتخاب کی از ماہ مئی ۱۹۶۲ء تا ماہ اپریل ۱۹۶۴ء کے لئے منظوری دی جا چکی ہے یہ تیسری قسط ہے۔ بعض ابھی تک بقیہ مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انتخاب موصول نہیں ہوئے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ جلد از جلد قائد کا انتخاب کرکے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کرلی جائے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس خدام الاحمدیہ	منظوری قائد برائے ۱۹۶۲-۶۴ء
۱	ہبلی	دادا بھائی صاحب مرچی
۲	مدراس	پی محمد صاحب مالاباری
۳	سیرنگ	انیس الرحمن صاحب
۴	لکھنؤ	عبد القیوم صاحب
۵	کوٹھیلہ	شیخ عبدالستار صاحب
۶	پینگاڈی	محمد شمس الحق صاحب
۷	کرڈاپلی	محمد صدیق صاحب

سلسلہ کا نایاب لٹریچر

تفسیر سورہ یونس تا کہف /5؍ سورہ نباء تا شمس /۱۵ سورہ شمس تا ماخاذیات /۱۵ اسوہ عبادیات تا کوثر /۱۵ سورہ کافرون تا والناس /3 سورہ مریم رطلہ الانبیاء /۱۵ سورہ نور دحج /۱۵ سورہ فرقان و شعراء /2 سورہ نمل و قصص عنکبوت۔ تو کل نو نمبر کا سیٹ مجلد /7 2 ۱ روپیہ اسی قیمت پر الگ الگ بھی مل سکتا ہے۔ علاوہ تفسیر کبیر سورہ مریم تا عنکبوت /8 سورۃ یونس تا کہف /5 سورہ نباء تا والناس /5 تینوں کی جلد قیمت /18۔ اسلام کی پہلی سے پانچویں کتاب کا سیٹ /۱ تفسیر صغیر مع محصول ڈاک /13 روپے ۱۲ آنے۔ الفضل کے فائل 1913 سے 1962 پورا سیٹ فی جلد /6 2 روپیہ کے حساب سے ملے گا۔ شروع سے لیکر متفرق چھ مہینہ تین مہینہ ایک ماہ کی جلد ۱۲ مہینہ کے حساب سے /5 2 روپیہ موجود ہے ان کے علاوہ شروع سال سے لیکر متفرق فائلیں متفرق پرچے متفرق خطبہ نمبر بھی فی خطبہ نمبر دو آنہ ہے۔ متفرق فائل الفضل بھی فی فائل /2 2 روپیہ ہے۔ خطبہ نمبر 1960ء 61 - 62 کا مکمل سیٹ موجود ہے۔ فی نمبر صرف دو آنہ ہے۔ ادرار دو ریویو فی جلد تین روپیہ ہے متفرق پرچے فی چار آنہ ہے۔ تشحیذ الاذہان متفرق جلد فی جلد یکتار روپیہ۔ فی پرچہ چار آنہ۔ مصباح متفرق جلد فی جلد /3 فرقان قادیان ۱۲ آنہ فی جلد /3 ربوہ والا فی جلد /6 روپیہ۔ بدر کا مکمل فائلیں شروع سے کر آخر تک /6 روپیہ فی جلد۔ فاروق متفرق جلد /6 تذکرہ نیا ایڈیشن مع اضافہ /5 2 روپیہ بالکل نایاب ہوگیا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا سیٹ ۹ عدد مجلد تیار ہے فی جلد /۹ اسارا لینا پڑے گا۔ بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب، قرآن مجید مترجم اور دیگر صاحب جماعت کی تصانیف موجود ہیں ہر آرڈر کے ساتھ کم از کم نصف قیمت بطور پیشگی بھیجنا ضروری ہے۔ اگر زیادہ کتب منگوانا ہو تو نزدیک کا ریلوے اسٹیشن کا نام بھی تحریر کرنا ہوگا۔

خاکسار محمد فخرالدین ملاباری درویش قادیان